لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیا نامہ

URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 40 Friday 23 May, 2025 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلدنمبر(۱۳) شمارہ نمبر(۴۰) ۲۳ مئی ۲۰۲۵ء بروز جمعہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات:۴)

'مرکزی جانچ ایجنسی اپنی سبھی حدیں پار کر رہی ہے'

سپریم کورٹ تمل ناڈو حکومت کی طرف سے داخل عرضی پر سماعت کرتے ہوئے ای ڈی کو لگائی زوردار پھٹکار

نئی دھلی (ایجنسی): تمل ناڈو اسٹیٹ مارکیٹنگ کارپوریشن میں ہوئے مبینہ گھوٹالے کی جانچ کر رہے انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ (ای ڈی) کو سپریم کورٹ نے سخت پھٹکار لگائی ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوائی کا کہنا ہے کہ مرکزی جانچ ایجنسی سبھی حدیں پار کر رہی ہے۔ انہوں نے ای ڈی پر آئین کی خلاف ورزی کا بھی الزام لگایا۔ عدالت نے کارروائی پر روک لگانے کا حکم دیتے ہوئے ایجنسی سے جواب داخل کرنے کے لیے کہا ہے۔

دراصل جمعرات کو سپریم کورٹ میں تمل ناڈو حکومت کی طرف سے داخل عرضی پر سماعت ہو رہی تھی۔ عرضی میں مدراس ہائی کورٹ کی طرف سے ای ڈی کو ملی جانچ کی آزادی کو چیلنج کیا گیا تھا۔

کیونکہ ہائی کورٹ نے ٹی اے ایس ایم اے سی میں ای ڈی کو مبینہ ایک ہزار کروڑ روپے کے گھوٹالے کی جانچ کے لیے کھلی چھوٹ دے دی تھی۔ چیف جسٹس آف انڈیا نے کہا، ''یہ جرم کارپوریشن پر کیسے عائد ہو سکتا ہے؟ کارپوریشن کے خلاف فوجداری معاملہ۔ آپ کا انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ سبھی حدیں پار کر رہا ہے۔ کارروائی پر روک لگائیں۔ جب افسروں کے خلاف ایف آئی آر ہے، تو وہاں ای ڈی کیوں جا رہی ہے۔ ای ڈی حلف نامہ داخل کرے۔'' گوائی نے آگے کہا کہ ایجنسی آئین کی خلاف ورزی کر رہی ہے، یہ واقعی اپنی حدیں پار کر رہی ہے۔

اس پر اے ایس جی ایس وی راجو نے کہا، ''یہاں ایک بہت بڑا گھوٹالہ ہے۔ مجھے جواب داخل کرنے دیں۔'' چیف جسٹس گوائی نے یہ بھی کہا کہ انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ وفاقی ڈھانچے کو تباہ کر رہا ہے۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کارروائی پر روک لگانے کا حکم جاری کیا۔

واضح رہے کہ مارچ میں ای ڈی نے دعویٰ کیا تھا کہ TASMAC کے کام میں کئی بے ضابطگیاں ملی ہیں۔ ساتھ ہی ایجنسی نے کہا تھا کہ 1000 کروڑ روپے کے بے حساب نقدی بھی ضبط کیے گئے۔ ای ڈی نے قیمت طے کرنے میں بھی دھوکہ دہی کیے جانے کی بات کہی تھی۔ اس کے ساتھ ہی مسلسل چھاپہ ماری کا سلسلہ جاری رہا۔ گزشتہ ہفتہ ہی ای ڈی کے ذریعہ چھاپہ مارا گیا تھا اور اس دوران پی ایم ایل اے کے تحت 10 ٹھکانوں کی تلاشی لی گئی تھی۔

ای ڈی کا کہنا تھا کہ اسے چھیڑ چھاڑ کیا گیا ڈاٹا ملا تھا، جس سے اشارہ مل رہا تھا کہ ٹنڈر کی تقسیم کے وقت دھوکہ دہی ہوئی تھی۔ اس کے بعد تمل ناڈو کے اکسائز وزیر ایس متھوسوامی نے ای ڈی پر سرکاری افسروں کو پریشان کرنے اور سیاسی انتقام کے تحت کارروائی کا الزام لگایا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ ای ڈی کے پاس بے ضابطگیوں کو لے کر کوئی ثبوت نہیں ہے۔

'سپریم کورٹ میں وقف ترمیمی قانون پر سماعت مکمل'

وقف (ترمیمی) قانون کے تین نکات پر عبوری فیصلہ محفوظ رکھا گیا

نئی دھلی (ایجنسی): سپریم کورٹ نے وقف (ترمیمی) قانون 2025 کی آئینی حیثیت کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر سماعت مکمل کرتے ہوئے جمعرات کو اپنا عبوری فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ چیف جسٹس بی آر گوئی اور جسٹس آگسٹین جارج مسیح پر مشتمل بنچ نے تین اہم نکات پر فریقین کی تفصیلی بحث سننے کے بعد یہ فیصلہ محفوظ رکھا۔

یہ درخواستیں وقف قانون میں 2025 کی گئی ترامیم کے خلاف دائر کی گئی تھیں، جن پر معروف وکلاء کپل سبل، راجیو دھون اور ابھیشیک منو سنگھوی نے درخواست گزاروں کی نمائندگی کی، جبکہ مرکزی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا پیش ہوئے۔ تین روز تک جاری رہنے والی سماعت کے دوران دونوں فریقوں نے اپنے دلائل پیش کیے۔

مرکز نے ترمیمی قانون کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ وقف بذات خود ایک 'سیکولر تصور' ہے اور چونکہ یہ قانون آئینی اصولوں کے مطابق ہے، اس لیے اس پر روک نہیں لگائی جا سکتی۔ وزارت اقلیتی امور نے 25 اپریل کو عدالت میں 1332 صفحات پر مشتمل ابتدائی حلف نامہ داخل کیا تھا، جس میں پارلیمنٹ سے منظور شدہ اس قانون پر روک لگانے کی مخالفت کی گئی۔ دوسری جانب درخواست گزاروں نے اس قانون کو عدالتی اصولوں اور آئینی روایات سے 'مکمل انحراف' قرار دیا اور کہا کہ حکومت غیر عدالتی طریقے سے وقف املاک پر قبضہ کرنا چاہتی ہے۔ کپل سبل نے الزام لگایا کہ یہ قانون دراصل وقف جائیدادوں پر منظم طریقے سے کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش ہے۔

درخواست گزاروں نے تین اہم نکات پر عبوری حکم جاری کرنے کی گزارش کی، جن میں پہلا نکتہ یہ ہے کہ کیا عدالت کی طرف سے کسی جائیداد کو وقف، وقف بائی یوزر یا وقف بائی ڈیڈ قرار دیے جانے کے بعد حکومت اسے غیر معلن قرار دے سکتی ہے؟ دوسرا نکتہ ریاستی وقف بورڈ اور مرکزی وقف کونسل کی تشکیل سے متعلق ہے، جس میں درخواست گزاروں کا مطالبہ ہے کہ غیر مسلم ارکان کو ان اداروں میں شامل نہ کیا جائے، سوائے ان کے جو عہدے کے لحاظ سے شامل ہوں۔

تیسرا نکتہ اس شق سے متعلق ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اگر ضلع کلکٹر یہ جاننے کے لیے تحقیقات کرے کہ کوئی جائیداد سرکاری زمین ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں اسے وقف تصور نہیں کیا جائے گا۔ درخواست گزاروں کا کہنا ہے کہ یہ شق وقف املاک کے تحفظ کے لیے خطرہ ہے۔ واضح رہے کہ وقف (ترمیمی) قانون 2025 کو پچھلے مہینے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کی منظوری کے بعد نوٹیفائی کیا گیا تھا۔ یہ بل لوک سبھا میں 288 کے مقابلے 232 ووٹوں سے اور راجیہ سبھا میں 128 کے مقابلے 95 ووٹوں سے منظور ہوا تھا۔

'مودی جی! آپ کا خون صرف کیمروں کے سامنے ہی گرم کیوں ہوتا ہے؟' راہل گاندھی کا سخت حملہ

نئی دھلی (ایجنسی): کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے جمعرات کو وزیر اعظم نریندر مودی پر شدید حملہ کرتے ہوئے ایک ویڈیو پوسٹ کی ہے، جس میں وزیر اعظم کہہ رہے ہیں، ''جب پاکستان نے کہا کہ اس کی طرف سے کوئی اور دہشت گردانہ کارروائی یا فوجی جارحیت نہیں ہوگی، تو ہندوستان نے بھی اس پر غور کیا۔'' راہل گاندھی نے اس ویڈیو کو پوسٹ کرتے ہوئے مودی پر طنز کیا اور ان سے تین سوالوں پوچھے۔ انہوں نے لکھا، ''مودی جی، کھوکھلی تقریر دینا بند کیجیے۔ بس یہ بتائیے: دہشت گردی پر آپ نے پاکستان کی بات پر یقین کیوں کیا؟ ٹرمپ کے سامنے جھک کر آپ نے ہندوستان کے مفادات کی قربانی کیوں دی؟ آپ کا خون صرف کیمروں کے سامنے ہی کیوں گرم ہوتا ہے؟ کیا آپ نے ہندوستان کے وقار سے سمجھوتہ کر لیا ہے؟'' راہل گاندھی کے اس حملے کا پس منظر بیکانیر میں مودی کا وہ جذباتی خطاب ہے، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ ''میری رگوں میں گرم سندور دوڑ رہا ہے''۔ ان کا کہنا تھا کہ پہلگام میں 22 اپریل کو دہشت گردوں نے جو حملہ کیا، اس کا جواب ہماری افواج نے 22 منٹ میں دے دیا۔ مودی نے ریلی میں کہا، ''گولیاں پہلگام میں چلیں لیکن 140 کروڑ ہندوستانیوں کا سینہ چھلنی ہوا۔ ہم نے ٹھان لیا تھا کہ ان دہشت گردوں کو مٹی میں ملا دیں گے۔ ہماری بہنوں کی مانگ کا سندور مٹایا گیا تھا۔ ہماری افواج نے ایسا چکرویوہ رچا کہ پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا۔ جو لوگ سندور مٹانے نکلے تھے، وہ خود مٹ گئے۔'' راہل گاندھی کے مطابق مودی کا یہ حالیہ بیانیہ اُن کے پرانے مؤقف سے متضاد ہے۔ یہی تضاد دکھانے کے لیے انہوں نے پرانی ویڈیو کلپ شیئر کی، جس میں وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے دی گئی یقین دہانی پر ہندوستان کی سنجیدگی سے غور کی بات کرتے نظر آ رہے ہیں۔

مہاراشٹر: وقف قانون پر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے پروگرام میں سبھی سے شرکت اور 'ظلم' کیخلاف آواز بلند کرنے کی اپیل

ممبئی (ایجنسی): مہاراشٹر کے چھترپتی شمبھاجی نگر میں مسلم پرسنل لاء بورڈ 25 مئی کو نئے وقف قانون کے معاملے پر ایک پروگرام کا انعقاد کرنے والا ہے۔ اس پروگرام میں بورڈ کے اراکین اور دیگر سیکولر تنظیمیں شرکت کریں گی۔ اس سلسلے میں چھترپتی شمبھاجی نگر مسلم پرسنل لاء بورڈ کے رکن محمد معیز الدین قاسمی نے اہم معلومات فراہم کیں۔ محمد معیز الدین قاسمی کا کہنا ہے کہ ''اس مہینے کی 25 تاریخ کو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کا ایک پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ بورڈ کے سینئر رکن اور علاقے کے مقامی نمائندے بھی اس میں حصہ لیں گے۔ وہ اب قانون بن چکے بل کے بارے میں پوری جانکاری دیں گے۔'' معیز الدین قاسمی نے بتایا کہ یہ پروگرام 25 مئی کی شام 6.00 بجے سے لے کر 10.00 بجے رات تک چلے گا۔ اس میں پورے شہر سے لوگ جڑیں گے اور تقریباً ایک لاکھ لوگوں کے اس پروگرام میں شرکت کی امید کی جا رہی ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ اس پروگرام میں صرف مسلمان نہیں بلکہ انسان پسند جتنے بھی شہری ہیں، سبھی آئیں اور 'ظلم' کے خلاف اپنی آواز بلند کریں۔ اس سے قبل آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) کے سربراہ اسد الدین اویسی نے وقف قانون پر سوال اٹھاتے ہوئے بی جے پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے کہا، ''اتراکھنڈ میں 170 مدرسوں کو سیل کر دیا گیا۔ اتر پردیش میں 350 مذہبی مقامات کو جس میں مسجد، مدرسے، مزار اور عیدگاہ ہے، اس کی سیلنگ کر دی گئی، اس پر بلڈوزر چل جائے گا۔ گجرات میں بی جے پی 1998 یعنی 25 سال سے اقتدار میں ہے، احمد آباد کے چندولا تالاب پر 30 سال سے ہندو۔ مسلمان ساتھ رہتے ہیں۔ 8-4 ہزار جھونپڑیوں کو توڑ دیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں بنگلہ دیشی نکلے، یہ غریب کہاں جائیں گے۔ اس ملک میں غریب کا کیا ہوگا۔''

آپریشن سندور: '22 اپریل کا بدلہ 22 منٹ میں لے لیا': مودی

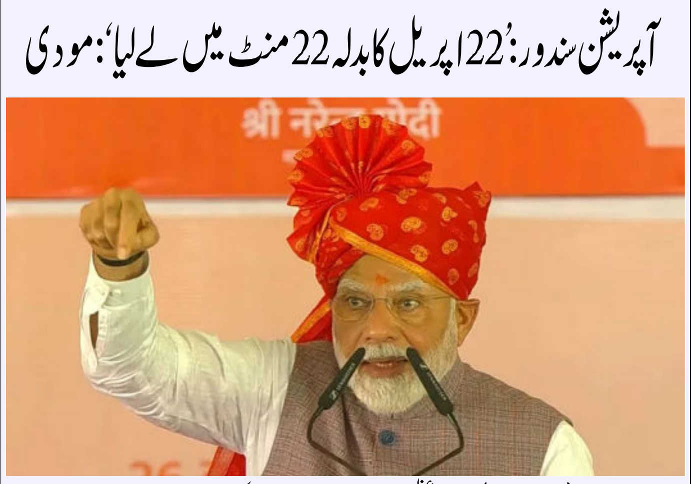

بیکانیر (ایجنسی): وزیر اعظم نریندر مودی نے جمعرات کو راجستھان کے بیکانیر میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے 'آپریشن سندور' کا ذکر کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 22 اپریل کو دہشت گردوں کے حملے کا بدلہ 22 منٹ میں لے لیا گیا اور 9 اہم دہشت گرد ٹھکانے تباہ کیے گئے۔ وزیر اعظم نے کہا، ''22 اپریل کے حملے کے جواب میں ہم نے 22 منٹ کے اندر دہشت گردوں کے 9 سب سے بڑے اڈے تباہ کر دیے۔ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ جب سندور بارود بن جائے تو اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔'' وزیر اعظم نے کہا کہ حکومت نے تینوں افواج کو کھلی چھوٹ دی تھی اور انہوں نے ایسا چکرویو تیار کیا کہ پاکستان کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہونا پڑا۔ انہوں نے مزید کہا کہ راجستھان کی یہ بہادر دھرتی ہمیں سکھاتی ہے کہ ملک اور اہلِ وطن سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ انہوں نے کہا، ''22 اپریل کو دہشت گردوں نے مذہب پوچھ کر ہماری بہنوں کی مانگ کا سندور اجاڑ دیا تھا۔ اگرچہ گولیاں پہلگام میں چلیں لیکن ان سے پورے 140 کروڑ ہندوستانیوں کا دل چھلنی ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ہر ہندوستانی نے ایک عہد لیا کہ ہم دہشت گردوں کو مٹی میں ملا دیں گے۔'' وزیر اعظم مودی نے 'آپریشن سندور' کے ذریعے دہشت گردی سے نمٹنے کے لیے تین نکات بھی پیش کیے۔ پہلا، اگر ہندوستان پر حملہ ہوا تو جواب کرارا ہوگا، وقت، طریقہ اور شرائط ہماری ہوں گی۔ دوسرا، ایٹمی دھمکیوں سے ہندوستان ڈرنے والا نہیں۔ تیسرا، دہشت گردوں اور ان کی پشت پناہی کرنے والی حکومت کو الگ نہیں سمجھا جائے گا۔ وزیر اعظم نے خبردار کیا کہ پاکستان کو ہر دہشتگرد حملے کی بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔ انہوں نے کہا کہ اب یہ قیمت پاکستان کی فوج اور معیشت دونوں کو ادا کرنی ہوگی۔ اگر پاکستان نے دہشتگردوں کی حمایت جاری رکھی تو اسے پانی کی بوند بوند کو ترسایا جائے گا۔ مودی نے یاد دلایا کہ بالاکوٹ ایئر اسٹرائیک کے بعد ان کی پہلی ریلی بھی راجستھان میں ہوئی تھی اور اب 'آپریشن سندور' کے بعد بھی پہلی ریلی اسی دھرتی پر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ 'ویر بھومی' کی خاصیت ہے۔ وزیر اعظم نے زور دے کر کہا، ''یہ بدلے کی کارروائی نہیں، انصاف کا نیا روپ ہے۔ یہ محض غصہ نہیں بلکہ ایک متحد ہندوستان کا قہرناک چہرہ ہے۔ پہلے ہم گھر میں گھس کر حملہ کرتے تھے، اب ہم سیدھا سینے پر وار کرتے ہیں۔'' انہوں نے کہا کہ جو ہندوستان کا خون بہاتے تھے، آج وہ یا تو ملبے میں دبے ہیں یا چھپے بیٹھے ہیں۔ یہی ہے 'نیا بھارت'، جو دہشت گردی کے ناسور کو جڑ سے ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔

دعائے صحت کی اپیل

روزنامہ لوہیا نامہ کے ایڈیٹر جناب جاوید احمد صاحب گزشتہ دنوں سے علیل ہیں، وہ امراض قلب کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ آپ مخیر حضرات سے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

راہل گاندھی کا دہلی یونیورسٹی کا دورہ، مساوی تعلیم و ریزرویشن پر طلبہ سے مکالمہ

نئی دھلی (ایجنسی): لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف اور کانگریس کے سینئر رہنما راہل گاندھی نے جمعرات کے روز اچانک دہلی یونیورسٹی اسٹوڈنٹ یونین (ڈوسو) دفتر کا دورہ کیا۔ راہل گاندھی نے نہ صرف ڈوسو کے عہدیداروں سے ملاقات کی بلکہ وہاں موجود طالب علموں سے بھی گفتگو کی۔ ان کے اس غیر متوقع دورے نے کیمپس میں جوش و خروش پیدا کر دیا اور طلبہ میں راہل گاندھی سے ملاقات کرنے کی ہوڑ لگ گئی۔ تاہم، اس دوران بی جے پی کی طلبہ تنظیم اے بی وی پی کے کارکنوں نے ہنگامہ آرائی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے نعرے بازی کی۔ راہل گاندھی نے ڈوسو صدر رونک کھتری اور نائب صدر لوکیش چودھری سے ملاقات کی اور نئی قومی تعلیمی پالیسی، ریزرویشن کے موجودہ نظام اور دہلی یونیورسٹی میں مختص زمرے کے پروفیسروں کی کمی جیسے موضوعات پر بات چیت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ تعلیم صرف امیروں کے لیے نہ ہو، بلکہ سب کے لیے مساوی مواقع فراہم کرے۔ اس موقع پر راہل گاندھی نے طالب علموں کو بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا مشہور قول 'تعلیم حاصل کرو، جدوجہد کرو، منظم رہو' یاد دلایا۔ انہوں نے کہا کہ آج کے نوجوانوں کو صرف ڈگری کی نہیں بلکہ انصاف اور شمولیت پر مبنی تعلیمی نظام کی ضرورت ہے، جو سب کو مساوی مواقع دے۔ ڈوسو دفتر میں طلبہ سے بات چیت کے دوران کئی طلبہ نے راہل گاندھی کو بتایا کہ کس طرح ذات پات کی بنیاد پر امتیاز آج بھی تعلیمی اداروں میں موجود ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ انتظامی عہدوں پر پسماندہ طبقوں کی موجودگی نہ ہونے کے برابر ہے اور نجی کمپنیوں میں ان کے لیے نمائندگی محدود ہے۔ راہل گاندھی نے ان خدشات کو سنجیدگی سے سنا اور یقین دہانی کرائی کہ کانگریس ان مسائل کو اٹھاتی رہے گی۔

پاکستانی فوج انتہا پسندانہ سوچ سے متاثر، یہ عالمی امن کیلئے خطرہ: ایس جے شنکر

نئی دھلی (ایجنسی): 22 اپریل کو پہلگام میں ہوئے دہشت گردانہ حملے کو لے کر وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ایک بار پھر پاکستان کو نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے پاکستانی فوج کے سربراہ عاصم منیر کو انتہا پسند نظریہ والا انسان قرار دیا اور ساتھ ہی کھلے طور پر انتباہ کرتے ہوئے جے شنکر نے کہا کہ پاکستان میں دہشت گرد جہاں بھی چھپے ہوں گے انہیں وہیں مارا جائے گا۔ جے شنکر نے پاکستانی فوجی سربراہ عاصم منیر پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی قیادت، خاص طور سے فوج، آج 'انتہا پسندانہ مذہبی سوچ' سے متاثر ہے۔ وہ صرف علاقائی امن کے لیے ہی نہیں بلکہ عالمی استحکام کے لیے بھی خطرہ بن چکی ہے۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ ہندوستان اس طرح کی بربریت کو کسی بھی حال میں برداشت نہیں کرے گا اور جوابی کارروائی کی حکمت عملی عین مطابق، فیصلہ کن اور انصاف پر مبنی ہوگی۔ وزیر خارجہ نے ڈچ میڈیا ایجنسی 'این او ایس' کو دیئے انٹرویو میں 'آپریشن سندور' کے بارے میں کہا، ''آپریشن جاری ہے کیونکہ اس میں ایک واضح پیغام ہے کہ اگر 22 اپریل کو ہم نے جس طرح کی حرکتیں دیکھیں اگر اس طرح کی حرکت دوبارہ ہوتی ہے تو جواب دیا جائے گا۔ ہم دہشت گردوں پر حملہ کریں گے۔'' انہوں نے آگے کہا، ''دہشت گرد پاکستان کے جس کونے میں ہیں، ہم انہیں وہیں ماریں گے۔ آپریشن جاری رکھنے کا ایک پیغام ہے۔ آپریشن جاری رکھنا ایک۔ دوسرے پر گولی باری کرنے جیسا نہیں ہے۔ ابھی لڑائی اور فوجی کارروائی پر اتفاق ہے۔'' واضح رہے کہ ہندوستانی افسروں نے بھی پہلے کہا تھا کہ آپریشن سندور ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔

آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء و رضا اکیڈمی کے ایک وفد نے عید قرباں اور لاؤڈ اسپیکر پر اذان کے معاملے پر ممبئی پولیس کمشنر دیوین بھارتی سے ملاقات کی

امن دشمن چاہتے ہیں کہ شہر کا پُرامن ماحول خراب ہو: سید معین میاں ❖ یک جہتی کے ساتھ امن و امان کو برقرار رکھنے کی ہم سب کی مشترکہ ذمے داری ہے: محمد سعید نوری

ممبئی (پریس ریلیز): آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء کے صدر حضور معین المشائخ حضرت مولانا سید معین الدین اشرف اور رضا اکیڈمی کے سربراہ اسیر مفتیٔ اعظم الحاج محمد سعید نوری کی قیادت میں علمائے اہلسنت نے ممبئی مساجد میں لاؤڈ اسپیکر پر آذان کے معاملے پر پولیس کمشنر جناب دیوین بھارتی سے ملاقات کی۔ بھارتی نے وفد کا خیر مقدم کیا اور دوران گفتگو یقین دلایا کہ لاء اینڈ آرڈر کی برقراری کو ترجیح دی جائے گی۔

اس موقع پر حضور معین میاں نے مساجد کے ذمہ داران کی ہیجانی کیفیت کو پولیس کمشنر کے سامنے رکھا اور بتایا کہ مساجد کے ٹرسٹیان ائمہ و عوام الناس اس سلسلے میں کافی پریشان ہیں آئے دن پولیس کی جانب سے پولیس اسٹیشن بلانا طرح طرح کے سوالات کرنا بیجا ہراساں کرنا مساجد کا پرمیشن اور اس کا پیپر مانگنا اسٹرکچر کا پرمیشن مانگنا اس طرح متعدد سوالات سے جہاں مسجد انتظامیہ پریشان ہے وہیں پر اماموں پر طرح طرح کے سوالات کئے جاتے ہیں جس سے لوگوں خوف و ہراس کا ماحول پیدا ہے ان سارے مسائل کو سننے کے بعد پولیس کمشنر نے حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ مطمئن رہیں کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

حضرت سید معین میاں اور الحاج محمد سعید نوری نے مشترکہ طور پر کہا کہ عید قرباں قریب ہے یہ مسلمانوں کا اہم تہوار ہے اس کی ادائیگی میں شر پسندوں کی طرف کوئی دشواری نہ ہو اور نہ ہی قربانی کے جانوروں کی دھڑ پکڑ ہو اسی لئے ہم آپ پیشگی اطلاع دے رہے ہیں اس پر پولیس کمشنر نے کہ آپ بے فکر رہیں ہم اس پر پوری نظر رکھیں گے ممبئی کے امن و امان کو برقرار رکھنا ہماری ذمے داری ہے۔

وفد میں مولانا خلیل الرحمٰن نوری قاری الیاس اشرفی مولانا اعجاز احمد کشمیری جناب اسلم لاکھا مولانا مشتاق تیغی قاری نیاز احمد مولانا کمال اشرف اشرفی قاری عمران اشرفی مولانا ظفر الدین رضوی ناظم خان وغیرہ موجود تھے۔

حدیث نبوی ﷺ

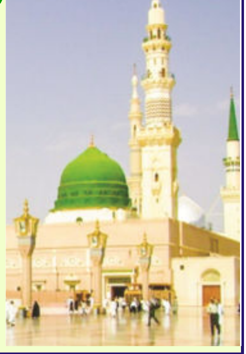

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: زیادہ بچے جننے والی، محبت کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو، کیونکہ قیامت کے دن میں اپنی امت کی کثرت پر فخر کروں گا۔ (سنن نسائی)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیا نامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

داخلی وخارجی تضادات اجاگر

پہلگام کے المناک دہشت گردانہ حملے نے جہاں دہشت گردی کی ہولناکی کو ایک بار پھر دنیا کے سامنے بے نقاب کیا، وہیں اس نے ہندوستانی حکومت کے داخلی و خارجی تضادات کو بھی اجاگر کیا ہے۔ مودی سرکار نے اس موقع پر بین الاقوامی برادری کو متوجہ کرنے کیلئے سات کل جماعتی وفود تشکیل دیے ہیں جو مختلف خطوں میں ہندوستان کے زیرو ٹالرنس رویے کو اجاگر کریں گے۔ ان وفود میں 59 ارکان شامل ہیں جن میں بائیں بازو، کانگریس، ڈی ایم کے، این سی پی حتیٰ کہ شیوسینا اور بی جے پی کے لیڈر بھی شریک ہیں۔ یہ وفود اقوام متحدہ، یوروپی یونین، خلیجی، افریقی، امریکی اور مشرق بعید کے ممالک کا دورہ کریں گے۔ یہ اقدام بظاہر قومی ہم آہنگی، سفارتی بصیرت اور بین الاقوامی دباؤ کے استعمال کی ایک کوشش معلوم ہوتا ہے لیکن جب ہم اس اقدام کے بین السطور جھانکتے ہیں تو ایک ایسا کربناک تضاد نظر آتا ہے جو جمہوری روح اور آئینی مساوات کے چہرے پر ایک واضح دھبہ ہے۔

ان 59 رکنی وفود میں 10 مسلم نمائندوں کی موجودگی کو حکومت ایک دلیل کے طور پر پیش کرسکتی ہے کہ وہ ''سب کا ساتھ'' کے نعرے کو عالمی سطح پر زندہ رکھے ہوئے ہے۔ لیکن داخلی سطح پر حقیقت اس سے بالکل مختلف ہے۔ سوال یہ ہے کہ وہی مسلمان، جو اقوام متحدہ کی میز پر ہندوستان کی نمائندگی کے قابل ہیں وہ ہندوستانی کابینہ کی ٹیبل پر کیوں جگہ نہیں پا سکے؟ وہ قوم جس نے آزاد ہندوستان کی تعمیر میں برابر کا حصہ ڈالا، آج اگر مرکز کی وزارتی صف میں صفر فیصد نمائندگی رکھتی ہے تو یہ صرف ایک کمی نہیں، بلکہ ایک اجتماعی بے اعتنائی، ایک دانستہ سیاسی اخراج ہے۔

یہ منافقانہ طرز حکمرانی اس بات کا غماز ہے کہ مسلمانوں کو محض بین الاقوامی استعمال کیلئے ایک ''چہرہ'' فراہم کرنے والے نمائندے کے طور پر برتا جارہا ہے۔ ان وفود میں غلام نبی آزاد، سلمان خورشید، ای ٹی محمد بشیر، میاں الطاف احمد اور ایم جے اکبر جیسے معتبر افراد شامل ہیں جن کے سفارتی تجربے اور سیاسی فہم پر کوئی سوال نہیں۔ لیکن کیا یہ سوال جائز نہیں کہ انہیں صرف عالمی منظرنامے پر چمکانے کیلئے منتخب کیا گیا، جب کہ انہیں اندرون ملک اقتدار، قانون سازی اور پالیسی سازی سے شعوری طور پر الگ رکھا گیا ہے؟

اس تضاد کے پیچھے ایک بڑا سیاسی مفہوم پوشیدہ ہے کہ ایک طرف مودی حکومت دنیا کو یہ باور کرانا چاہتی ہے کہ ہندوستان ایک تکثیری، ہم آہنگ اور شمولیتی جمہوریت ہے اور دوسری طرف وہی حکومت اندرون ملک ایسے بیانیے کو پروان چڑھا رہی ہے جو مسلمانوں کو شک و شبہ، عدم اعتماد اور دوسرے درجے کا شہری بنانے پر مصر ہے۔ ''سب کا ساتھ'' کا نعرہ اگر حقیقت بن چکا ہوتا تو آج مرکز کی کابینہ میں کم از کم ایک مسلم وزیر ضرور نظر آتا۔

یہ ادھوری نمائندگی صرف سیاسی بے انصافی نہیں بلکہ آئینی اعتماد کی پامالی بھی ہے۔ جب اقلیتوں کو شعوری طور پر اقتدار سے محروم رکھا جائے تو پھر ان کی حب الوطنی کو بار بار ثابت کرنے کی شرط محض استحصال بن جاتی ہے۔ کل جماعتی وفود میں شامل ہوکر جن مسلم رہنماؤں نے بین الاقوامی سطح پر ہندوستان کا مقدمہ لڑنے کا عزم ظاہر کیا ہے، وہ دراصل ہندوستانی جمہوریت کا اصل چہرہ ہیں، ایک ایسا چہرہ جو نسل، مذہب، زبان یا علاقہ نہیں دیکھتا بلکہ قومی مفاد کو اولین درجہ دیتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس اصل چہرے کو حکومت اپنے ہی ملک میں تسلیم کرنے سے کیوں گریزاں ہے؟

ہندوستان اگر دنیا میں عزت و وقار کے ساتھ کھڑا ہونا چاہتا ہے تو اسے پہلے اندرون ملک آئینی مساوات، سیاسی شمولیت اور سماجی ہم آہنگی کا چراغ روشن کرنا ہوگا۔ صرف بیرونی دنیا کو متاثر کرنے کی مہمات جن میں اقلیتوں کو علامتی نمائندگی دے کر دکھاوے کی جمہوریت کا تاثر قائم کیا جائے زیادہ دیر تک نہ مؤثر ہوسکتی ہیں نہ پائیدار۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ مودی حکومت نے جس طرح بین الاقوامی سطح پر سفارتی وفود تشکیل دیے، اسی طرح اسی جذبے اور ہمہ جہتی سے اندرون ملک بھی کام کرتی۔ قومی اتحاد صرف کاغذوں، پریس ریلیز یا سفارتی وفود سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ وہ ریاستی اداروں میں مساوی شرکت، سیاسی شراکت داری، سماجی انصاف اور سب کیلئے یکساں مواقع کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے۔ اگر یہ داخلی مساوات نہ ہو تو دنیا کے کسی بھی پلیٹ فارم پر ہندوستان کا مقدمہ ادھورا، کمزور اور کھوکھلا ہی رہے گا۔ دنیا سن سکتی ہے، سمجھ سکتی ہے لیکن وہ سچ کو دیکھ بھی سکتی ہے۔ اور سچ یہی ہے کہ جب تک ہندوستان کی کابینہ میں مسلمان غائب رہیں گے، تب تک اقوام متحدہ میں ان کی موجودگی بھی ایک وقتی پردہ پوشی ہی سمجھی جائے گی قومی بصیرت نہیں۔

سورہ سبا: ایک مختصر تعارف

محمد عبدالحفیظ اسلامی

فہرست کے مطابق یہ 34 ویں سورت ہے اور اس کا نام ''سبا'' اس کی آیت کریمہ 15 کے فقرے **لَقَدْكَانَ لِسَبَاٍ فِي مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ** سے ماخوذ ہے، اور یہ 54 آیات 6 رکوع پر مشتمل ہے۔ علماء تفسیر لکھتے ہیں کہ اس کا زمانہ نزول کسی معتبر روایت سے معلوم نہیں ہوتا لیکن اس سورہ کے انداز بیان سے محسوس ہوتا ہے کہ یہ مکی دور کے متوسط یا دور اول میں نازل ہوئی ہوگی۔ کفار و مشرکین کی طرف سے ابھی وہ ظلم و ستم میں سختی پیدا نہیں ہوئی تھی جو بعد کے مرحلہ میں ہوئی۔ لیکن اسلامی دعوت اور اس کی تحریک کو دبانے، منکرین حق کی جانب سے جھوٹ سے کام لیا جارہا تھا؛ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے متعلق بندگان خدا کے دلوں میں وسوسہ پیدا کرنے کی کوشش، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا مذاق اڑانا، بیہودہ قسم کی الزام تراشیاں، دعوتِ توحید و آخرت پر طنز و تمسخر وغیرہ ان کا معمول بن گیا تھا۔ الغرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ توحید و آخرت کے جواب میں مشرکین مکہ کا جو طرز عمل تھا، اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے جواب میں اپنا کلام نازل فرماتا ہے۔ کہیں تو ان کے اعتراض والے جملوں کو نقل کرکے اس کا معقول جواب دیا ہے تو کہیں پر بغیر نقل کئے اللہ نے ان کے بیہودہ سوالوں کا بھرپور جواب دیا۔ غرضیکہ اس سورت کا مختصر خاکہ جو بالائی سطور میں پیش کیا گیا ہے اگر اسے ذہن میں رکھتے ہوئے اس کا گہرائی سے مطالعہ کریں تو یہ بات جو ہمارے سامنے آئے گی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حق کا انکار کرنے والوں کو جو جوابات دیئے ہیں، ان میں سمجھانے اور تذکیر (یاد دہانی کروانے) کا پہلو نمایاں ہے۔ لیکن صرف افہام و تفہیم، تذکیر و استدلال پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ حسب موقع و حسب ضرورت کفار کو ان کی ہٹ دھرمی کے انجام بد سے واقف کرواتے ہوئے، ڈرایا گیا۔ اور اس سلسلہ میں تاریخی واقعات سے عبرت دلائی گئی۔ حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام اور قوم سبا کے قصے اس غرض کیلئے بیان کئے گئے کہ ان کے سامنے یہ دونوں مثالیں تاریخی حیثیت سے موجود ہیں۔ الغرض ایک طرف حضرت داؤد ؑ اور سلیمان ؑ ہیں جن کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے بڑی عظیم طاقتیں عنایت فرمائیں اور وہ شوکت و حشمت عطا کی جو پہلے کم ہی کسی کو ملی تھی۔ لیکن یہ سب کچھ انعام پا کر بھی ان کے اندر ذرا برابر بھی غرور و تکبر پایا نہیں گیا بلکہ وہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن کر رہے۔ برخلاف اس کے ایک دوسرا نمونہ بھی پیش کیا گیا جو اللہ کو ناراض کرنے والی قوم سبا کا تھا، جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کی بارش اِن پر کی، نعمتوں سے سرفراز کیا، ہر طرح کا آرام نصیب فرمایا تو وہ اللہ کے احسان کو فراموش کر بیٹھی اور اپنے حقیقی منعم کو بھلا دیا تو اللہ تعالیٰ ان کو پارہ پارہ کردیا یعنی ان کی اکڑ، ان کا فخر و تکبر ملیا میٹ کرکے رکھ دیا۔ اس طرح ان کے پیچھے رہ جانے والی جو چیز تھی بس بے رونق باغ اور کڑوے کسیلے پھل دینے والی جھاڑی، جنگلی بیری اور ان کے افسانے باقی رہ گئے۔ اس طرح قرآن حکیم کی یہ سورہ جس میں کفار کیلئے عبرت کا سامان رکھا گیا اور بتادیا گیا کہ اب تم خود غور کرو کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مان کر اپنی ابدی زندگی بہتر بنالینا اچھا ہے یا من مانی زندگی گزار کر اپنی بربادی کا سامان کرلینا چاہتے ہو؟

شکر گزار بندے اور ناشکرے بندوں کی یہ دونوں مثالیں تمہارے سامنے موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو چیز توحید باری تعالیٰ اور آخرت پر ایمان اور شکر نعمت کی بنیادوں پر قائم ہوتی ہے دراصل یہی حق ہے۔ علاوہ اس کے جو چیز بھی کفر و شرک اور انکار آخرت، دنیا طلبی و دنیا پرستی کی بنیادوں پر پروان چڑھتی ہے اس کا آخر کار انجام خسران کے سوا کچھ نہیں ہے۔ حق و باطل میں تمیز کرنا اپنی زندگی کو پُرامن بنانا آخرت والی زندگی کو پُرسکون بنانا اب تمہارا اپنا کام ہے۔ آیت 28 میں سرور عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک واضح تعارف یوں فرمادیا کہ ... ''اور (اے نبی) ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کیلئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں''۔ یعنی بتانا یہ مقصود ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف شہر مکہ یا اس عرب ملک یا اِسی زمانے کی حد تک مبعوث نہیں فرمائے گئے ہیں؛ بلکہ آپ کی جو بعثت ہوئی وہ تمام دنیا والوں کیلئے، قیامت تک (آخری) نبی کی حیثیت سے ہوئی۔ لیکن آپ کے یہ اہل وطن آپ کی قدر و منزلت نہیں جانتے اور ان کو یہ احساس نہیں کہ ان کی ہدایت کیلئے کیسی عظیم ہستی کو روانہ کیا گیا ہے کہ یہ بھلائی کرنے والوں کو بشارت دیتے ہیں اور برائی کرنے والوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرا کر خبردار و ہوشیار فرمادیتے ہیں۔

آیت کریمہ 28 کی تشریح فرماتے ہوئے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی یوں رقمطراز ہوئے، یعنی تم صرف اسی شہر، یا اسی ملک، یا اسی زمانے کے لوگوں کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسانوں کے لیے اور ہمیشہ کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے ہو۔ مگر یہ تمہارے ہم عصر اہل وطن تمہاری قدر و منزلت کو نہیں سمجھتے اور ان کو احساس نہیں ہے کہ کیسی عظیم ہستی کی بعثت سے ان کو نوازا گیا ہے۔ یہ بات کہ نبی صرف اپنے ملک یا اپنے زمانے کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک پوری نوع بشری کے لیے مبعوث فرمائے گئے ہیں، قرآن مجید میں متعدد مقامات پر بیان کی گئی ہے۔ مثلاً: (الانعام 197) اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو متنبہ کروں اور ہر اس شخص کو جسے یہ پہنچے۔ (الاعراف۔ 158) اے نبی کہہ دو کہ اے انسانو، میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ (الانبیاء۔ 107) اور اے نبی، ہم نے نہیں بھیجا تم کو مگر تمام ایمان والوں کے لیے رحمت کے طور پر۔ (الفرقان۔ 1) بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل کیا تاکہ وہ تمام جہان والوں کے لیے متنبہ کرنے والا ہو۔ یہی مضمون نبی ؐ نے خود بھی بہت سی احادیث میں مختلف طریقوں سے بیان فرمایا ہے۔ مثلاً بُعِثتُ اِلَی الاَحمَرِ وَالاَسوَدِ (مسند احمد، مرویات ابو موسیٰ اشعری) میں کالے اور گورے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ **امّا انا فارسلت الی الناس کلھم عامة وکان من قبلی انما یُرسَلُ الیٰ قومه** (مسند احمد، مرویات عبداللہ بن عمرو بن عاص) میں عمومیت کے ساتھ تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ حالانکہ مجھ سے پہلے جو نبی بھی گزرا ہے وہ اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا۔ وکان النبی یبعث الی قومه خاص وبعثت الی الناس عام (بخاری و مسلم، من حدیث جابر بن عبداللہ) پہلے ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں تمام انسانوں کے لیے مبعوث ہوا ہوں۔ بعثت انا والساع کھاتین یعنی اصبعین۔ (بخاری و مسلم) میری بعثت اور قیامت اس طرح ہیں، یہ فرماتے ہوئے نبی ؐ نے اپنی دو انگلیاں اٹھائیں۔ مطلب یہ تھا کہ جس طرح ان دو انگلیوں کے درمیان کوئی تیسری انگلی حائل نہیں ہے اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان بھی کوئی نبوت نہیں ہے۔ میرے بعد بس قیامت ہی ہے اور قیامت تک میں ہی نبی رہنے والا ہوں۔

(تفہیم القرآن سورہ سبا حاشیہ 47) آگے یہ بات بھی ہمارے سامنے آتی ہے کہ کفار کے اس سوال کا جواب دیا گیا جو تمسخر کے طور (قیامت) کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اکثر کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ اسے نقل فرماتے ہوئے اپنے نبی کے زبان مبارک سے یہ کہلوادیا۔ ''کہو تمہارے لیے ایک ایسے دن کی میعاد مقرر ہے جس کے آنے میں نہ ایک گھڑی بھر کی تاخیر تم کرسکتے ہو اور نہ ایک گھڑی بھر پہلے اسے لا سکتے ہو'' یعنی صاف صاف کہدیا کہ قیامت کے برپا ہونے کا فیصلہ اور اسکا وقت سب اللہ کے علم میں ہے وہ مقررہ ساعت میں واقع ہوکر رہے گی، اور اسکا آنا تمہاری خواہش و مطالبہ کا تابع نہیں ہے۔ لہٰذا اس بات کی فکر کرو کہ اس دن اپنے رب کے سامنے جمع کیے جاؤ گے تو تم اپنے کیے پر پچھتاتے ہوئے ایک دوسرے پر الزام دھریں گے......! آگے ایک نقشہ یہ بھی پیش کیا گیا کہ، جن لوگوں نے دنیا میں حق و باطل میں تمیز و تحقیق کے بغیر اپنے لیڈروں، سرداروں اور حاکموں و عزت مآب کہلانے والوں کے زیر اثر انکے پیچھے چلتے رہے (اور اپنے حقیقی ہمدرد و ناصح کی بات نہ مانی) اور جب اپنے ان رہنماوں کے پیچھے چلنے کے برے انجام کو اپنی آنکھوں دیکھ کر یہی لوگ اب ان رہنماوں کو کوسنے لگیں گے کہ تمہاری پیروی ہمیں عذاب کے دلدل میں اتار رہی ہے۔ لولا انتم لکنا مومنین اگر تم نہ ہوتے تو ہم مومن ہوتے۔ لیکن وہاں ایک دوسرے پر الزام دینے اور کف افسوس ملنے سے کیا فائیدہ...... لہٰذا دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ؐ کی بات مان کر زندگی بسر کرنا آخرت سنوار لینا دانشمندی ہے۔!!! اور ایک عمومی بات یہ بھی بتلاء گ ء، جو قرآن مجید کے دوسرے مقامات میں بھی آ ء ہے، وہ یہ کہ دنیا میں جب کبھی کسی بستی میں اللہ کی طرف سے ڈرانے و خبردار کرنے والا بھیجا جاتا ہے وہاں کے کھاتے پیتے لوگ یہ کہا کرتے رہے کہ جو بات تم ہمیں بتارہے ہو ہم اسے نہیں مانتے، اور انہیں اس بات کا گھمنڈ و فخر تھا کہ مال و اولاد میں ہم بہت برتر ہیں، ہمیں اب کسی قسم کا اندیشہ نہیں ''ومانحن بمعذ بین'' یعنی (یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم عذاب دیے جائیں گے) مولانا صلاح الدین یوسف اسکی تفسیر یوں فرمائی ''یعنی جب اللہ نے ہمیں دنیا میں مال و اولاد کی کثرت سے نوازا ہے، تو قیامت بھی اگر برپا ہوئی تو ہمیں عذاب نہیں ہوگا۔ گویا انہوں نے دارالآخرت کو بھی دنیا پر قیاس کیا کہ جس طرح دنیا میں کافر و مومن سب کو اللہ کی نعمتیں مل رہی ہیں، آخرت میں بھی اسی طرح ہوگا، حالانکہ آخرت تو دارالجزا ہے، وہاں تو دنیا میں کئے گئے عملوں کی جزا ملنی ہے اچھے عملوں کی جزا اچھی اور برے عملوں کی بری۔ جب کہ دنیا دارالامتحان ہے، یہاں اللہ تعالیٰ بطور آزمائش سب کو دنیاوی نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہے انہوں نے دنیاوی مال و اسباب کی فروانی کو رضائے الٰہی کا مظہر سمجھا، حالانکہ ایسا بھی نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فرماں بردار بندوں کو سب سے زیادہ مال و اولاد سے نوازتا'' (القرآن کریم صفحہ 1210 حاشیہ 1 مطبوعہ سعودی عرب)

اس سورہ کی آخری آیت کریمہ میں سب کے لیے بہترین درس ہے کہ آدمی وجود باری تعالیٰ، توحید، رسالت اور آخرت کے سچاء اور اسکے حق ہونے کے بارے میں ہمیشہ ہمیشہ شک و شبہ سے اپنے عقیدہ کو پاک و صاف رکھے کیونکہ جس نے بھی دین اسلام اور آخرت کی جزا و سزا کے بارے میں شک میں پڑا رہا اور اسی حالت میں مرا تو اسی کیفیت کے ساتھ کل روز جزا اٹھایا جاے گا۔

امام جلال الدین السیوطی ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ عبد بن حمید و ابن ابی حاتم نے قتادہ (رح) سے روایت کیا کہ آیت انھم کانو فی شک مریب (کیونکہ یہ سب بڑے شک میں پڑے ہوئے تھے) فرمایا تم بچو شک سے فریب سے کیونکہ جو شخص شک کی حالت میں مرگیا تو وہ اسی حالت پر اٹھایا جاے گا اور جس کو حالت یقین پر موت آے تو اسے یقین پر اٹھایا جاے گا۔ واللہ اعلم (درمنشور)

اللھمہ اھدنا الصراط المستقیم

خطیب مسجد صالحہ قاسم و سینئر کالم حیدرآباد
9849099228

امن و سلامتی کا قیام کیوں اور کیسے؟

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

امن و سلامتی کی اہمیت اور ضرورت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہے۔ وہ لوگ جو بدامنی کی سازشیں کرتے ہیں اور ملک و سماج کا امن خراب کرتے ہیں، وہ بھی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے امن و امان کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسی طرح یہ بات بھی درست ہے کہ تمام مذاہب امن و سلامتی کے دعویدار ہیں۔ لیکن آزادی کے بعد ملک کی تاریخ گواہ ہے کہ زیادہ تر فسادات مذہب کے نام پر ہی کیے گئے ہیں۔ بدامنی کا حالیہ واقعہ 22/ اپریل 2025 کو پیش آیا۔ جب پہلگام کشمیر میں سیاحوں پر ادھا دھند فائرنگ کی گئی اور 26 معصوموں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہوئی اور دونوں اطراف جان و مال کا نقصان ہوا۔ پہلگام کے اس حملہ کو مذہبی رنگ دیا گیا۔ خاص طور پر مذہب اسلام کے بارے میں یہ غلط فہمی پھیلائی گئی اور اکثر پھیلائی جاتی ہے کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اسلام امن و سلامتی کا صرف زبانی داعی ہی نہیں ہے بلکہ اس نے عملاً ایسا معاشرہ قائم کرکے دنیا کو دکھا دیا جہاں تمام انسان مامون و محفوظ تھے۔ آج بھی جن ممالک کو ہم نام نہاد اسلامی ممالک کہتے ہیں ان میں سے اکثر ممالک میں امن و امان کی بہتر فضا دیکھی جاسکتی ہے۔ حالانکہ وہاں خالص اسلام کی حکمرانی نہیں ہے۔

اسلام لفظ کے معنی ہی سلامتی کے ہیں۔ اسی طرح اسلام کو اپنا دین ماننے والا ''مسلم'' کہلاتا ہے، جس کے معنی ہیں، سلامتی دینے والا۔ مسلمان کا دوسرا نام ''مومن'' ہے، اس لفظ کے معنی ہیں امن دینے والا۔ پیارے نبی ﷺ نے مسلمان اور مومن کی جو تعریف ان الفاظ میں کی ہے: ''المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویدہ، والمؤمن من امنه الناس علی دمائھم واموالھم'' ''مسلمان (کامل) وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کے شر) سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، اور مومن (کامل) وہ ہے جس سے لوگ اپنی جانوں اور اپنے مالوں کو محفوظ سمجھیں''۔ (ترمذی)

ایک مسلمان جب کسی سے ملتا ہے تو اس کو سلام کرتا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں: ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ''۔ سلام کے یہ الفاظ صرف مسلمانوں کے لیے خاص نہیں ہیں بلکہ عام ہیں۔ وطن عزیز میں چونکہ عربی زبان سے لوگوں کی واقفیت نہیں ہے اس لیے برادران وطن سے مخاطب ہوتے وقت ان الفاظ کے استعمال سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ غیر مسلم بھائی کو عربی کے الفاظ ناگوار ہوں۔ ورنہ قرآن و حدیث میں اس کی کوئی قید نہیں ہے کہ سلام غیر مسلم کو نہیں کیا جاسکتا۔ سلام کے یہ الفاظ امن و سلامتی کی دعا پر مشتمل ہیں۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ کا مطلب ہے: ''تم پر سلامتی ہو، اور تم پر اللہ کی رحمت اور برکت ہو'' یعنی تم سلامت رہو، مامون و محفوظ رہو، تم پر خدا اپنی رحمتیں نازل فرمائے، تمہارے جان و مال میں اضافہ ہو۔ کسی بھی انسان کی سلامتی اس کی جان و مال کی سلامتی اور اس کے اعزہ و احباب کی سلامتی سے وابستہ ہے، چنانچہ اس دعا میں یہ تمام امور شامل ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے بہت سے اسماء گرامی کا تذکرہ قرآن میں کیا گیا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ جو نام استعمال کیے گئے وہ رحیم، رحمان اور غفور ہیں۔ رحیم اور رحمان کا مطلب ہے سب سے زیادہ رحم کرنے والا اور غفور کا مطلب ہے، درگزر اور معاف کرنے والا۔ اسی کے ساتھ قرآن میں اللہ تعالیٰ کے دو نام اور استعمال ہوئے ہیں، ان میں ایک ہے ''السلام'' اور دوسرا ہے ''المومن''۔ السلام کے معنی ہیں سراپا سلامتی اور المومن کا مطلب ہے امان دینے والا اور حفاظت کرنے والا۔ اسی کے ساتھ قرآن اسلام کی دعوت کو ''سبل السلام'' (سلامتی کا راستہ) اور جنت کو ''دارالسلام'' (سلامتی کا گھر) کہتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے پیدائش (حرم مکہ) کو من دخله کان آمنا (آل عمران۔ 97) کہہ کر گہوارۂ امن قرار دیا۔

اسلام اپنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ سماج میں امن قائم کریں۔ فساد نہ پھیلائیں، ناحق کسی کا قتل نہ کریں، اپنے آپ کو ظلم سے روکیں حتی کہ ظالم کا ہاتھ پکڑ لیں۔ قرآن کی بہت سی آیات بطور مثال پیش کی جاسکتی ہیں۔

من قتل نفسا بغیر نفس أو فساد فی الارض فکانما قتل الناس جمیعا ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا (المائدہ: 32) ''جو شخص کسی انسانی جان کو بغیر کسی جان کے بدلے یا زمینی فساد برپا کرنے کے علاوہ کسی اور سبب سے قتل کرے اس نے گویا ساری انسانیت کا قتل کیا اور جس نے کسی انسانی جان کی عظمت و احترام کو پہچانا اس نے گویا پوری انسانیت کو نئی زندگی بخشی''۔

قرآن اہل ایمان کو امن کا سب سے زیادہ مستحق اور علمبردار قرار دیتے ہوئے کہتا ہے:۔ فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون، الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون (الانعام: 82، 81): ''دونوں فریقوں (مسلم اور غیر مسلم) میں امن کا کون زیادہ حقدار ہے، اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ جو لوگ صاحب ایمان ہیں اور جنھوں نے اپنے ایمان کو ظلم و شرک کی ہرملاوٹ سے پاک رکھا ہے امن انہی لوگوں کے لئے ہے اور وہی حق پر بھی ہیں''۔

اسلام ہر قسم کے فساد سے روکتے ہوئے حکم دیتا ہے:۔ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا (الاعراف: 56) ''اصلاح کے بعد زمین میں فساد برپا مت کرو'' اس لیے کہ:۔ ان اللہ لایحب المفسدین (القصص: 77) ''اللہ تعالیٰ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا''۔ اللہ تعالیٰ امن کو اپنی نعمت قرار دیتا ہے:۔ ''فلیعبدوا رب ھذا البیت الذی اطعمھم من جوع وآمنھم من خوف (القریش: 4،5)'' اہل قریش کو اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے جس رب نے انہیں بھوک سے بچایا، کھانا کھلایا اور خوف و ہراس سے امن دیا''

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث میں بھی زمین میں امن و امان برقرار رکھنے کے سلسلے میں متعدد ہدایات دی گئی ہیں مثلاً: ''صاحب ایمان'' ہونے کی نشانی یہ بتائی گئی کہ:۔ ''مومن وہ ہے جس سے لوگوں کے جان و مال کو کوئی خطرہ نہ ہو'' (ترمذی)

اسی کے ساتھ ظلم کرنے سے بچنے کا حکم دیا گیا:۔ اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیامۃ (مسلم) ''ظلم سے بچو اس لئے کہ ظلم قیامت کی بدترین تاریکیوں کا ایک حصہ ہے''۔

مومن کی صفات کے ذیل میں نبی ؐ نے فرمایا:۔ ''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتا اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) کون مومن نہیں ہوسکتا؟ فرمایا کہ جس کے شر سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ ہوں'' (بخاری) اس شخص کو اللہ کے رحم و کرم سے محروم قرار دیا گیا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا:۔ ''لا یرحم اللہ من لا یرحم الناس'' (بخاری) ''اللہ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا''۔

رحم و کرم اور امن و امان کا یہ معاملہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ اسلامی حکومت میں موجود ذمی اور معاہد کے تعلق سے خاص ہدایت دیتے ہوئے آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:۔ ''الا من ظلم معاھدا او انتقص او کلفه فوق طاقته او اخذ منه شیئا بغیر طیب نفس فانا حجیجه یوم القیامۃ'' (ابوداؤد) ''خبردار! جو کسی معاہد پر کوئی ظلم کرے گا، یا اس کے حقوق میں کمی کرے گا، یا طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالے گا، یا اس کی مرضی کے بغیر اس سے کوئی چیز حاصل کرے گا، تو قیامت کے دن میں خود اس کے خلاف دعویٰ پیش کروں گا''۔ کسی غیر مسلم یا ذمی کو ناحق قتل کرنے والا جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا:۔ ''جس نے کسی معاہد (ذمی غیر مسلم) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا''۔ (مسند احمد)

سوال یہ ہے کہ اسلام کی ان بیش بہا تعلیمات اور پر امن زریں تاریخ کے باوجود اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے یہ غلط فہمی کیسے پیدا ہوگئی کہ اسلام قتل و خون ریزی کا دین ہے۔ مستشرقین نے اسلام کے فروغ کو روکنے کے لیے منفی باتیں پھیلائیں، دوسری وجہ خود مسلمان واعظین نے ان موضوعات کو اپنے خطاب کا موضوع نہیں بنایا، بلکہ نبی ﷺ کی سیرت سے غزوات و سرایا کے واقعات زیادہ بیان کیے، حضرت علی ؓ کی بہادری اور حضرت خالد بن ولید ؓ کی شمشیر زنی کے قصے سنائے، شاہنامہ اسلام کی چھ جلدیں اسلام کے دفاع کے لیے کی جانے والی جنگوں پر مشتمل ہیں، خود مسلمانوں کے افتراق و انتشار اور سلطنت کے لیے قتال و جدال کے واقعات نے اس تاثر کو قائم کرنے میں مدد دی، حالانکہ مسلمان بادشاہوں کی جنگی کارروائیاں اپنی حکومت کی توسیع و حفاظت کے لیے تھیں نہ کہ اسلام کے فروغ و اشاعت کے لیے۔ اسلام بزور قوت کسی فرد کو بھی اسلام قبول کرانے کی اجازت نہیں دیتا اور کسی لالچ یا دباؤ میں قبول کیے گئے دین کو نہ صرف یہ کہ پسند نہیں کرتا بلکہ سند قبولیت بھی عطا نہیں کرتا۔ اس لیے اسلام کے بارے میں یہ کہنا کہ اس کی اشاعت میں تلوار کا رول ہے یا یہ جنگ و جدل کا دین ہے یا تو ناواقفیت کی دلیل ہے یا سازشی ذہنیت پر مبنی ہے۔

کسی بھی سماج میں امن کا قیام چند نکات و اصول پر مبنی ہے۔ جس میں سب سے اہم نکتہ ''عدل'' ہے۔ اگر ملک کا نظام، عدل و قسط پر مبنی ہو اور عدلیہ کے کارکنان کسی بھی قسم کے دباؤ میں نہ ہوں یہاں تک وہ خود اپنی نفسانی خواہشات سے بھی متاثر نہ ہوں تب ہی عدل کے ثمرات سے سماج محظوظ ہوسکتا ہے۔ اللہ اپنے بندوں کو عدل کا حکم دیتا ہے:۔ ''ان اللہ یامر بالعدل والاحسان'' ''اللہ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے'' (النحل۔ 90) ''بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے'' (سورۃ مائدہ: ۴۲) اس کے علاوہ حضورؐ کی زبان سے قرآن میں کہلایا گیا ہے: ''کہو! مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدل کروں'' (سورۃ شوریٰ: ۵۱)

عدل و انصاف کے لیے جن لوگوں کو قاضی یا جج مقرر کیا جائے وہ صاف ستھرے کردار کے مالک ہوں، وہ اللہ کے علاوہ کسی سے نہ ڈرتے ہوں، فیصلہ کرتے وقت کسی بھی قرابت، دوستی کا لحاظ نہ کرتے ہوں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدہ 8)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہوجاؤ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو نہ چھوڑو۔ انصاف کرو کہ یہی بات تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔'' دوسرے مقام پر فرمایا گیا: ''اور جب بات کہو انصاف کی کہو خواہ معاملہ اپنے رشتہ دار ہی کا کیوں نہ ہو۔'' (الانعام۔ 152)

سماج میں امن کے قیام کے لیے دوسری چیز مساوات ہے۔ مساوات کا مطلب ہے کہ ریاست اور حکومت کی نظر میں تمام شہری برابر ہوں، ریاست کسی کو مذہب یا ذات کی بنا پر افضل و غیر افضل قرار نہ دے۔ اسلام نے اس ضمن میں فرمایا: ''لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور برادریاں بنا دیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیزگار ہے یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔'' چنانچہ پوری اسلامی تاریخ میں ایک بھی واقعہ ایسا ظہور پذیر نہیں ہوا جس میں کسی شخص کے ساتھ اس لیے ناانصافی کی گئی ہو کہ اس کا دین و مسلک یا قوم و برادری حکمراں قوم سے الگ تھی۔ اس کے برعکس ہزاروں ایسی شہادتیں پیش کی جاسکتی ہیں جن میں اسلامی عدالت نے خلیفہ وقت اور امیر المومنین کے خلاف فیصلہ سنایا جب کہ فریق مخالف ذمی یا معاہد قوم سے تعلق رکھتا تھا۔ صرف دو مشہور واقعات درج کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

قبیلہ مخزوم کی ایک عورت چوری کے جرم میں پکڑی گئی، وہ ایک امیر گھرانے کی خاتون تھی۔ سرداران قریش نے حضرت اسامہ ؓ کو بارگاہِ رسالت میں سفارش کے لئے بھیجا جنھیں آپ بہت زیادہ عزیز رکھتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ حضور ؐ قبیلہ کے مرتبہ کا خیال کرتے ہوئے یقیناً سزا میں تخفیف کردیں گے۔ مگر جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ ؓ کی بات سنی تو آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا، آپ ؐ نے لوگوں کو جمع کیا اور فرمایا:

''تم سے پہلی قومیں اسی لیے ہلاک ہوگئیں کہ جب اُن میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تھا تو اُسے چھوڑ دیتے تھے لیکن جب کوئی عام آدمی چوری کرتا تو اس کو سزا دیتے تھے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ ؓ بھی چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا'' (بخاری و مسلم)

ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ گم ہوگئی، تلاش کرنے پر وہ ایک یہودی کے پاس سے برآمد ہوئی، آپ ؓ نے زرہ کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ زرہ میری ہے میں نے یہ نہ فروخت کی ہے اور نہ کسی کو ہبہ کی ہے۔'' یہودی کہنے لگا ''یہ میری زرہ ہے کیونکہ یہ میرے قبضے میں ہے۔'' حضرت علی ؓ نے اسے قاضی کے پاس چلنے کو کہا تو وہ آمادہ ہوگیا اور دونوں قاضی شریح ؒ عدالت میں پہنچ گئے۔

شریح رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقدمہ کی کارروائی شروع کرتے ہوئے کہا: ''امیر المومنین! آپ فرمائیں، آپ کیا کہتے ہیں؟''

''یہ زرہ میری ہے، میں نے یہ زرہ نہ تو کسی کو بیچی ہے اور نہ ہی کسی کو ہبہ کی ہے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعویٰ دائر کرتے ہوئے فرمایا: پھر شریح رحمۃ اللہ علیہ یہودی کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کا بیان طلب کیا تو اس نے کہا ''یہ میری زرہ ہے اور میرے قبضہ میں ہے۔''

''آپ کے پاس کوئی گواہ ہے؟'' حضرت شریح نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

''جی ہاں! یہ قنبر (حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلام) اور یہ حسن (رضی اللہ عنہ) اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ زرہ میری ہے۔'' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

''بیٹے کی گواہی باپ کے حق میں اور غلام کی گواہی آقا کے حق میں قابل قبول نہیں، لہٰذا میرا فیصلہ یہ ہے کہ زرہ اس یہودی کی ہے۔'' قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا فیصلہ سنادیا۔

وہ یہودی اس مقدمہ کے فیصلہ سے بہت متاثر ہوا اور تعجب کے ساتھ کہنے لگا ''امیر المومنین خود مجھے اپنے قاضی کے پاس لے کر آئے اور ان کے قاضی نے بھی ان ہی کے خلاف فیصلہ سنادیا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے امیر المومنین! یہ زرہ آپ ہی کی ہے لہٰذا آپ اسے لے لیجئے۔

قیام امن کے لیے تیسری چیز عوام کے اندر تحمل و برداشت اور رواداری کے جذبات کا پایا جانا ہے۔ کوئی کسی کے دین کو برا نہ کہے، مذہبی جذبات کا خیال رکھے:۔ ''وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں۔'' (الانعام، 108)

اولاد آدم ہونے کے ناطے سب ایک دوسرے کا احترام کریں'' لقد کرمنا بنی آدم۔ ہم نے اولاد آدم کو باعزت بنایا'' (نبی اسرائیل۔ 70)، غصہ کو پی جائیں اور ایک دوسرے کو معاف کردیں۔ قرآن میں بتایا گیا ہے کہ جنت ان لوگوں کے لیے تیار کی گئی'' جو خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے محبت فرماتا ہے۔'' (آل عمران۔ 20)

آج کل امن کے قیام میں میڈیا کا بڑا رول ہے۔ آج کل میڈیا سماج کو توڑنے اور نفرت پیدا کرنے کا کام زیادہ کررہا ہے۔ نیتاؤں کے وہ بیانات جو نفرت پر مبنی ہوتے ہیں سارے سارے دن دکھائے جاتے ہیں۔ ٹی وی چینلس پر مباحثے ہوتے ہیں۔ لیکن سماج کو ایک کرنے اور نیک بنانے کے نہ واقعات دکھائے جارہے ہیں، نہ ایسے موضوعات پر مباحثے ہورہے ہیں۔ کسی کو مارنے کی خبر تو دی جاتی ہے لیکن کسی کو بچانے کی کوئی خبر نہیں دی جاتی۔ اس لیے افواہوں پر دھیان نہ دیا جائے۔ خبر لانے والے کی تحقیق کی جائے۔ اہل ایمان کو حکم دیا گیا:۔ ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کرلیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔'' (الحجرات۔ 6)

امن و امان ہر شخص کی ضرورت ہے اس لیے اس کے قیام اور بقا کی ذمہ داری بھی ہر شخص پر ہے۔ کوئی یہ نہ سوچے کہ وہ آج طاقت ور ہے تو کسی کمزور پر ظلم کرنے کا جواز رکھتا ہے۔ طاقت کا یہ توازن بدلتا رہتا ہے۔ اس لیے طاقت ور افراد اور حکمرانوں کی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ امن و امان باقی رکھیں۔ تھوڑے فائدے کے لیے ملک و سماج کو برباد نہ کریں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں۔

لگے گی آگ تو آئیں گے گھر کئی زد میں
یہاں پر صرف ہمارا مکان تھوڑی ہے

ایڈیٹر ماہنامہ اچھا ساتھی
سرکڑہ، بجنور
9897334419

لوهيانامه
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW
Friday 23 May, 2025

UTTAR PRADESH
E-mail: lohianama@gmail.com, Website: www.lohianama.com

مزار کی تعمیر کیلئے کی گئی کھودائی کے دوران المناک حادثہ معصوم کے ساتھ 3/افراد کی موت

تھانہ چھپیہ کے تحت پیرا ماہم شریف میں معصوم ملت کے آستانے کی ہونی تھی تعمیر، کھودے گئے گڈھے میں اچانک گر گیا مٹی کا ٹیلہ، معصوم ملت کے بڑے بیٹے فرزان رضا کی بھی حالت نازک

گونڈہ (شرف الدین خان حشمتی): گزشتہ روز دیر شام ضلع کے چھپیہ تھانہ حلقہ کے پیرا ماہم شریف میں معصوم ملت کے آستانے کی تعمیر کے لئے کی گئی کھودائی کے دوران مٹی کا ٹیلہ گرنے سے کئی لوگ دب گئے جس سے ایک معصوم سمیت تین افراد کی موت ہوگئی ہے جبکہ معصوم ملت کے بڑے صاحب زادے مولانا فرزان رضا بھی شدید زخمی ہوگئے ہیں جنہیں پہلے گونڈہ پھر لکھنؤ ریفر کیا گیا ہے اس حادثے سے پورے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔

فراہم کردہ تفصیل کے مطابق بدھ کی دیر شام مزار کی تعمیر کے لئے جے سی بی سے گڈھے کی کھودائی کی گئی تھی جس سے نکالی گئی مٹی بغل میں ہی ڈمپ کردی گئی تھی دیر شام کچھ لوگ گڈھے کی صفائی کر رہے تھے تبھی اچانک گڈھے کے بغل کی مٹی دھنس گئی اور پورا ٹیلا گڈھے میں سما گیا جس میں کئی لوگ دب گئے چیخ پکار کی آواز سن کر لوگ جمع ہوئے راحت کار شروع کیا گیا ایک ایک کر کے دبے ہوئے لوگوں کو باہر نکالا گیا اور مقامی سی اچ سی سعد اللہ نگر لے جایا گیا جہاں محمد شکیل ولد خلیل 62 سال، فقیر حسین ولد گلزار 20 سال اور 11 سالہ محمد اسد ولد نفیس احمد کو ڈاکٹروں نے مردہ قرار دیا جبکہ فرزان رضا خاں کو زخمی حالت میں گونڈہ ریفر کر دیا گیا وہیں انکی مزید حالت نازک ہونے پر لکھنؤ ریفر کیا گیا ہے۔ اسکی اطلاع ملتے ہی موقع پر تھانہ چھپیہ انچارج سنجیو ورما مع فورس موقع پر پہنچے ساتھ ہی سی او منکاپور اودت نرائن پالیوال بھی موقع پر پہنچے اور موقع کا جائزہ لیتے ہوئے فورس تعینات کی۔ اور تینوں لاشوں کا پنچنامہ کر کے پوسٹ مارٹم کی کارروائی کی گئی۔ حالانکہ گھر والوں کی رضامندی پر متوفیوں کی جسد خاکی ان کے حوالے کردی گئی۔ اس حادثے پر مقامی ایم ایل اے پربھات کمار ورما نے بھی سخت رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حادثے میں تین افراد کی موت ہوئی ہے جو بھی ذمہ دار ہوگا اس کے خلاف کارروائی ہوگی انتظامیہ پورے معاملے میں تحقیق کر رہی ہے۔ سماجوادی پارٹی اقلیتی یونٹ کے قومی نائب صدر رئیس احمد ببو نے موقع پر پہنچ کر جائزہ لیا اور متاثرین ملاقات کی اور ہر طرح کے تعاون کا بھروسہ دلایا ہے۔ وہیں ایڈیشنل ایس پی منوج کمار راوت نے پورے معاملے کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا ہے کہ رات میں 9 بجے جے سی بی سے کھودائی کی جا رہی تھی تبھی دیوار گرا اور پوری مٹی گڈھے میں گر گئی جس میں دب کر ایک معصوم سمیت تین افراد کی موت ہوگئی ہے جبکہ ایک شخص کو لکھنؤ ریفر کیا گیا ہے۔ گاؤں میں فورس کی تعیناتی ہے اور متاثرین سے رابطہ کرتے ہوئے ہر طرح کا تعاون کیا جا رہا ہے۔ اور حادثے کی تحقیق کی جا رہی ہے جو بھی ذمہ دار ہوں گے ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ وہیں الجامعۃ الحشمتیہ کے ترجمان خلیفہ حضور معصوم ملت الحاج قاری شرف الدین خاں حشمتی نے بتایا کہ حضرت معصوم ملت کے آستانے کی تعمیر کے سلسلے میں گڈھے کی کھودائی ہوئی تھی فرزان رضا بھیا کی نگرانی میں گڈھے کی صفائی کی جا رہی تھی تبھی یہ حادثہ ہو گیا۔ انتظامیہ کے افسران کے تعاون سے راحت کام کیا گیا ہے اور جامعہ کے ساتھ درگاہ کمیٹی کی جانب سے سخت رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے۔ وہیں آس پاس کے علاقے عقیدت مند کافی تعداد میں تعزیت پیش کرنے والے پہونچ رہے ہیں۔

سلطانپور: الگ الگ مقامات پر ہوئے حادثات میں پانچ افراد کی موت

سلطانپور (نامہ نگار): سلطانپور میں گزشتہ چوبیس گھنٹہ میں الگ الگ سڑک حادثات میں پانچ افراد کی موت ہوگئی۔ سب سے دردناک حادثہ آج صبح کوتوالی شہر کے تحت کانونٹ اسکول کے قریب پیش آیا جب اپنے بچے کو اسکول لے جا رہے ایک وکیل کی بائیک کو پریاورن پارک موڑ کے قریب ایک تیز رفتار کار نے اپنی زد میں لے لیا جس ناطے وکیل نوین شکلا عمر 45 برس کی موقع پر ہی موت ہوگئی جب کہ بچہ شدید طور پر زخمی ہو گیا بچے کو ضلع اسپتال سے ٹراما سینٹر لکھنؤ ریفر کر دیا گیا ہے۔ ٹکر مارنے والی کار پر وشو ہندو پریشد اجودھیا مہانگر لکھا تھا۔ کار کا نمبر یوپی 44 بی اچ 8120 ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب بیس مئی کو سبھی اسکول و کالج بند ہو گئے تو کانونٹ نے کیوں اسکول کھول رکھا تھا نیز شہری علاقوں میں گاڑیوں کی رفتار پر بھی کوئی نظر نہیں رکھی جا رہی ہے۔ دوسرا واقعہ ہلیا پور بلوائی روڈ پر ہوا جہاں دھرم راج نام کا ایک تیس برس کا لڑکا آوارہ جانوروں کو بچانے کی کوشش میں اپنی ہی بائیک سے حادثہ کا شکار ہو گیا اسے سی اچ سی کوڑے بھار لایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے مردہ قرار دیا۔ تیسرا واقعہ بلدی رائے تحصیل کے تحت رحمن گنج بازار کے قریب ہوا جہاں دو بائیکوں کی آمنے سامنے کی ٹکر میں ساٹھ سالہ محمد اطہر کی موت ہوگئی جب کہ دوسرا بائیک سوار منجیت جو شراب کے نشہ میں تھا شدید طور پر زخمی ہوا اسکو ضلع اسپتال سے ٹراما سینٹر لکھنؤ ریفر کر دیا گیا ہے۔ چوتھا واقعہ کوڑے بھار تھانہ حلقہ میں پوروانچل ایکسپریس وے پر گورکھپور کی ایک کار حادثہ کا شکار ہوگئی جس میں انل سہانی عمر 45 برس کی موت ہوگئی جب کہ انکا بیٹا امیش سہانی شدید طور پر زخمی ہے۔ پانچواں واقعہ چاندہ کوتوالی کے تحت موضع مانا پور کے قریب لکھنؤ بنارس قومی شاہراہ پر پیش آیا جہاں سڑک کے کنارے کھڑی پک اپ گاڑی کو ایک ٹریلر نے پیچھے سے ٹکر ماردی جس میں پک اپ سوار ہمانشو چورسیا کی موقع پر ہی موت ہوگئی اور اسکا چچا سورج چورسیا شدید طور پر زخمی ہو گیا یہ دونوں موضع کاندا کروندی تھانہ نگوہا ضلع لکھنؤ کے رہنے والے تھے۔

داماد کے قتل کے جرم میں ساس کو عمر قید کی سزا

لکھیم پور کھیری (ایجنسی):

داماد کے قتل کے مقدمہ میں جرم ثابت ہوجانے پر عدالت نے ساس کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ استغاثہ کی جانب سے مقدمے کی پیروی کرنے والے اے ڈی جی سی سنجے سنگھ نے بتایا کہ ضلع سیتا پور کے محلہ سدا ما پوری کے رہنے والے کیس کے مدعی خلیل احمد کا بھائی عقیل احمد پی ایس سی کمپنی سیتا پور میں بطور چیف کانسٹبل تعینات تھا۔ عقیل احمد کی شادی 26 اپریل 2005 کو ضلع کھیری کے موضع سندرول تھانہ پھول بیہڑ کی رہنے والی شاہین عرف رنکی سے ہوئی تھی۔ شادی کے بعد سے ہی عقیل احمد کی بیوی اور اس کے سسرال والے گھر سے الگ رہنے پر دباؤ ڈالتے تھے۔ 6 فروری 2008 کو سسرال والوں نے اطلاع دی کہ اس کی بیوی کی طبیعت خراب ہے فوراً چلے آؤ۔ اطلاع پا کر عقیل احمد اپنی سسرال گیا۔ سسرال والوں نے عقیل احمد کو مارا پیٹا اور دھمکی دی کہ طلاق دے دو۔ عقیل احمد نے آخری بار اپنی ماں سے بات کی اور کہا کہ اسے بچا لو، اسے سسرال والے مار ڈالیں گے۔ تقریباً رات 12 بجے عقیل احمد کے گھر والوں کو اطلاع ملی کہ عقیل احمد کی سسرال میں موت ہوگئی ہے۔ عقیل احمد کو باتھ روم میں بند کر کے سسرال والوں نے مار ڈالا۔ مدعی مقدمہ خلیل کی تحریر پر کوتوالی صدر میں شاہین عرف رنکی، احتشام، زوجہ نثار، اسلم عرف ببلو، زیبا، جاوید اور نسرین کے خلاف قتل کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا۔ بعد از تفتیش ملزمان احتشام، نثار جہاں، اسلم عرف ببلو، زیبا، جاوید اور نسرین کے خلاف عدالت میں چارج شیٹ داخل کی گئی۔ مقدمہ اے ڈی جے پنچم کی عدالت میں سنا گیا۔ استغاثہ نے مقدمے کی حمایت میں مدعی سمیت کئی گواہ پیش کیے۔ الزام ثابت ہوجانے پر جج دیویندر ناتھ سنگھ نے ملزمہ ساس نثار جہاں کو عمر قید اور پانچ ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی۔ دوران مقدمہ ملزمان احتشام اور اسلم کی موت ہوگئی جبکہ شواہد کی فقدان کی وجہ سے زیبا، جاوید اور نسرین بری کر دیے گئے۔ عقیل احمد نے آخری بار اپنی ماں سے بات کی اور کہا کہ اسے بچا لو، اسے سسرال والے مار ڈالیں گے۔ تقریباً رات 12 بجے عقیل احمد کے گھر والوں کو اطلاع ملی کہ عقیل احمد کی سسرال میں موت ہوگئی ہے۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی کانپور "عید الاضحی، حج وعمرہ ہیلپ لائن"

زیر سرپرستی: قاضی شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی

سوال: اگر کسی پر حج فرض نہ تھا اس نے نفل حج کی نیت سے کیا تو اس کے ذمہ سے کیا حج کا فریضہ ساقط ہوجائے گا؟

جواب: نفل حج کی نیت سے فریضۂ حج ادا نہ ہوگا، چاہے نیت کرتے وقت حج فرض ہو یا نہ ہو۔

سوال: ایک شخص حج کے مہینوں میں مال کا مالک ہو گیا پھر اس نے مال خرچ کر دیا یا مال تلف ہوگیا، تو کیا حج کی قضا کی ضروری ہے یا حج کا وجوب ساقط ہوگیا؟

جواب: اگر حج کے مہینوں میں مالدار ہوا تو حج فرض ہوگیا، البتہ اگر ایسے ملک میں رہتا ہے کہ وہاں سے حجاج حج کے مہینوں سے پہلے ہی روانہ ہوتے ہوں تو حجاج کے قابلہ کی روانگی کا وقت معتبر ہوگا اگر اس وقت مال ہے تو حج فرض ہو گیا اگر حج نہیں کیا تو قضا واجب ہوگی۔

سوال: کسی معذور کی طرف سے اگر کوئی اجنبی شخص از خود معذور کے حکم کے بغیر حج بدل کرے تو کیا یہ حج ادا ہوجائے گا؟

جواب: معذور کے حکم کے بغیر کسی اجنبی نے از خود معذور کی طرف سے حج کیا تو یہ حج کرنے والے کا حج ہوگا، معذور کا نہ ہوگا۔ حج بدل کیلئے حکم ضروری ہے۔

تین بی ڈی او کو انکے عہدے سے ہٹا کر وکاس بھون سے کیا گیا منسلک

سلطانپور (نامہ نگار): ترقیاتی کاموں میں لاپروائی برتنے کے الزام میں ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے سخت قدم اٹھاتے ہوئے سی ڈی او انکور کوشک کو حکم دیا کہ تین بی ڈی او کو انکے عہدوں سے ہٹا کر وکاس بھون سے منسلک کر دیا جائے۔ اس کارروائی کے تحت ترقیاتی بلاک موتیگر پور کے بی ڈی او کو ہٹا کر وکاس بھون واقع ڈی آر ڈی دفتر سے منسلک کر دیا گیا، موتیگر پور سے مستقل اطلاعات مل رہی تھیں کہ وہاں ترقیاتی کاموں میں کوتاہی برتی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی دوا اور علاقائی ترقیاتی افسر کڑوار بلاک کی نیلم گپتا اور جے سنگھ پور کی نشا تیواری کو بھی سیگر مقامات پر زائد کام سونپ دیا گیا ہے۔ سی ڈی او کی اس کارروائی سے ضلع کے علاقائی ترقیاتی افسران کافی خوف میں ہیں۔

آندھی بارش میں دو کی موت، گرمی سے ملی راحت

رائے بریلی (پریس ریلیز): رات قریب دو بجے تیز ہواؤں کے ساتھ بارش سے ضلع کا موسم کافی بدل گیا ہے۔ پچھلے کچھ دنوں سے تیز دھوپ اور گرم ہواؤں سے بارش کے بعد راحت ملی ہے۔ دوسری طرف اندھی اور بارش میں ضلع کے مختلف مقامات سے حادثے کی خبریں بھی ائی ہیں۔ جس میں بچھراواں تھانہ علاقے میں بارش کے دوران پڑوسی کی دیوار گرنے سے گھر میں برتن دھل رہی ایک خاتون کی موت ہوگئی۔ یہ حادثہ بھوانی کھیڑا موضع ہسوا گاؤں میں پیش ایا۔ متوفی کی شناخت پنکی اہلیہ مونیش کے طور پر ہوئی ہے۔ پنکی اس وقت اپنے مائکے میں رہ رہی تھی۔ گدا گنج تھانہ علاقے کے پورے کبیر مرٹھی گاؤں میں بجلی کا پول ٹرانسفارمر سمیت نیچے گر گیا جس سے بجلی سپلائی متاثر رہی۔ وہیں پاس میں ہی برگدہا پیاک پور گاؤں میں دین یادو بارش کے دوران دیوار پر چڑھ کر اپنا چھپر صحیح کر رہے تھے۔ تبھی تیز ہواؤں میں ان کا پاؤں پھسلنے سے وہ نیچے جا گرے اور ہسپتال لے جانے پر ان کی موت ہوگئی۔ اسی طرح اور بھی کئی مقامات پر اندھی کے دوران درخت گرنے سے ٹریفک اور بجلی سپلائی کا نظام درہم برہم ہوگیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

ٹرمپ کے جنگ بندی کے دعوے پر کانگریس کا شدید ردعمل، مودی کی خاموشی پر سوال

واشنگٹن (ایجنسی):

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے اس دعوے پر کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی ان کی مداخلت سے ممکن ہوئی، کانگریس نے شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی کی مسلسل خاموشی پر سوالات اٹھائے ہیں۔ پارٹی کے سینئر لیڈر جے رام رمیش اور ترجمان پون کھیڑا نے کہا ہے کہ ٹرمپ دعویٰ کر رہے ہیں کہ انہوں نے 'آپریشن سندور' کو رکوانے کے لیے ہندوستان پر تجارتی دباؤ ڈالا لیکن وزیر اعظم نے اب تک ایک بار بھی ان دعوؤں کی تردید نہیں کی۔ کانگریس نے کہا کہ اگر ٹرمپ کی باتیں درست نہیں تو حکومتِ ہند کیوں خاموش ہے اور اگر درست ہیں تو عوام کو سچائی کیوں نہیں بتائی جا رہی؟

کانگریس لیڈر جے رام رمیش نے کہا، "یہ گیارہ دنوں میں آٹھویں بار ہے کہ امریکی صدر ٹرمپ نے نہ صرف جنگ بندی کا پورا کریڈٹ خود لیا بلکہ ہندوستان اور پاکستان کے وزرائے اعظم کو برابر قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے دونوں کو قائل کیا۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ تجارتی دباؤ ان کا اصل ہتھیار تھا لیکن ہمارے وزیر اعظم، جو ٹرمپ کے قریبی دوست سمجھے جاتے ہیں، اب تک ان بیانات پر مکمل خاموش ہیں۔" انہوں نے سوال اٹھایا کہ "وزیر خارجہ ایس جے شنکر بھی مکمل خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں، حالانکہ امریکی وزیر خارجہ نے بھی ان دعوؤں کی تائید میں بات کی اور ہندوستان۔ پاکستان مذاکرات کے لیے 'نیوٹرل سائٹ' کا حوالہ دیا۔ آخر یہ گونگی خاموشی کیوں ہے؟"

دریں اثنا، کانگریس ترجمان پون کھیڑا نے سوشل میڈیا پر لکھا، "یہ آٹھویں بار ہے جب صدر ٹرمپ نے کہا ہے کہ انہوں نے 'آپریشن سندور' رکوا دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہندوستان پر تجارتی دباؤ ڈال کر یہ ممکن بنایا گیا۔ لیکن وزیر اعظم مودی نے ایک بار بھی اس دعوے کو مسترد نہیں کیا۔ آخر یہ خاموشی کس بات کا اشارہ ہے؟" ٹرمپ کے اپنے تازہ ترین بیان میں کہا، "اگر آپ دیکھیں کہ ہم نے ابھی پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ کیا کیا، تو ہم نے اس معاملے کو سلجھا دیا اور میرے خیال میں یہ سب میں نے تجارت کے ذریعے کیا۔ ہم ہندوستان کے ساتھ ایک بڑا معاہدہ کر رہے ہیں، پاکستان کے ساتھ بھی۔ کوئی نہ کوئی آخری گولی چلانے والا ہوتا ہے لیکن فائرنگ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ پاکستان میں بہترین لوگ ہیں اور بہت اچھے رہنما ہیں اور ہندوستان میرا دوست ہے۔" کانگریس نے سوال اٹھایا ہے کہ اگر ٹرمپ کی یہ باتیں بے بنیاد ہیں تو حکومتِ ہند فوری وضاحت کیوں نہیں دیتی؟ اور اگر ان میں سچائی ہے تو پھر عوام کو اعتماد میں کیوں نہیں لیا جا رہا؟ پارٹی کا کہنا ہے کہ خارجہ پالیسی جیسے حساس معاملات پر وزیر اعظم کی خاموشی صرف حیران کن نہیں بلکہ تشویشناک بھی ہے۔

اسرائیل کے تازہ حملوں میں 82 فلسطینی جاں بحق

غزہ کی 20 لاکھ آبادی بھوک و پیاس سے بے حال، اقوام متحدہ فکرمند

غزہ (ایجنسی): اسرائیل کے غزہ پر وحشیانہ حملے جاری ہیں۔ بدھ کو تازہ کارروائی میں 82 فلسطینیوں کے جاں بحق ہونے کی اطلاع ہے۔ مرنے والوں میں درجنوں خواتین اور بچے شامل ہیں۔ اس درمیان جنگ سے تباہ ہو چکے فلسطینیوں کے درمیان بدھ کو بھی کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیاں نہیں پہنچ سکیں۔ عالمی دباؤ میں اسرائیل نے پیر، منگل کو کچھ ٹرکوں میں اشیاء غزہ میں بھیجی تھی لیکن اس کی تقسیم ابھی تک نہیں ہوسکی ہے۔ اقوام متحدہ نے اسرائیلی فوج کے اس طرز عمل پر فکرمندی ظاہر کی ہے۔ غزہ میں 2 مارچ سے ضروری اشیاء کی سپلائی رکی ہوئی ہے جبکہ سرحد پر سامان سے لدے ہزاروں ٹرک کھڑے ہوئے ہیں۔ دباؤ کے بعد اسرائیلی حکومت نے ضروری اشیاء سے لدے کچھ ٹرکوں کو غزہ کی سرحد کے اندر جانے کی اجازت دی تھی لیکن حکومت کے فیصلہ کی اسرائیل میں مخالفت شروع ہوگئی ہے۔ لوگ اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کے بعد غزہ میں ضروری اشیاء کی سپلائی اور تقسیم کے لیے کہہ رہے ہیں۔ ان حالات میں غزہ کی 20 لاکھ سے زیادہ آبادی بھوک اور پیاس سے پریشان ہے اور کسی مدد کی امید میں آس لگائے بیٹھی ہے۔

اس دوران ویسٹ بینک کے دورے پر گئی بین الاقوامی سفارت کاروں کی ایک ٹیم بدھ کو اسرائیلی فوج کی فائرنگ کا شکار ہونے سے بچ گئی۔ یہ واقعہ جینین شہر کا ہے۔ یورپی اور مغربی ملکوں کے اس دستہ میں 20 سفارت کار تھے۔ سفارت کاروں کی یہ ٹیم اسرائیل کے قبضے والے ویسٹ بینک میں انسانی حقوق کی صورتحال دیکھنے کے لیے آئی تھی۔ لیکن جب یہ ٹیم دوپہر کے وقت جینن میں فلسطینیوں کے پناہ گزیں کیمپوں کی طرف گئی تو اس میں شامل لوگوں کو فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

ٹیم میں شامل سفارت کار نے بتایا کہ اس فائرنگ میں کوئی بھی رکن زخمی نہیں ہوا ہے۔ علاقے میں تعینات اسرائیلی فوجیوں کا کہنا ہے کہ دستہ کے اراکین کے مقررہ راستے سے الگ جانے کی وجہ سے یہ معاملہ پیش آیا۔ سفارتی دستے کو انتباہ کرنے کے لیے فائرنگ کی گئی تھی۔ ادھر فرانس، جرمنی، اٹلی سمیت کئی ملکوں نے اس واقعہ پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اسرائیل کے سفارت کار کو طلب کیا ہے۔

امارت شرعیہ کا مقصد نفاذ شریعت، مستند عالم دین ہی ہوسکتا ہے امیر شریعت

پٹنہ (پریس ریلیز) امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کے اراکین مجلس ارباب وعقد اور علماء ودانشوران کا ایک اہم اجلاس مولانا مظہر الحق آڈیٹوریم، نزد حج بھون پٹنہ میں منعقد ہوا، جس میں چھ سو سے زائد اراکین ارباب حل وعقد امارت شرعیہ اور اور علماء ودانشوران نے شرکت کی، اجلاس میں تحفظ شریعت سے متعلق اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا اور وقف ایکٹ سے متعلق تحریکات کا جائزہ لیا گیا، چونکہ امارت شرعیہ نے بھی سپریم کورٹ میں وقف ایکٹ کی متعدد شقوں کو چیلنج کیا ہے، اس پر بھی تبادلہ خیال ہوا۔ اراکین مجلس ارباب حل وعقد نے متفقہ طور پر جناب احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی غیر ملکی شہریت، ان کے مستند عالم دین نہ ہونے، ٹرسٹ ڈیڈ امارت شرعیہ اور دستور امارت شرعیہ کی خلاف ورزیوں، اور ان کے گمراہ کن عقائد، کھلے عام گمراہی کی دعوت دینے وغیرہ جیسی خلاف شرع اور خلاف دین حرکتوں کی بنیاد پر معزولی کا اعلان کیا۔ اور بورڈ آف ٹرسٹیز نے اپنی 20 مارچ 2025 کی میٹنگ میں ان کی معطلی کا جو فیصلہ کیا تھا اس کی توثیق کی۔ ارباب حل وعقد کے اس اجلاس نے مولانا انیس الرحمن قاسمی کو بورڈ آف ٹرسٹیز کے ذریعہ امیر شریعت منتخب کرنے کی بھی توثیق کی اور ان کے ہاتھ پر سمع وطاعت کی بیعت کی۔ اجلاس میں مقررین نے واضح انداز میں امارت شرعیہ کے اغراض و مقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ امارت شرعیہ امت مسلمہ کا قیمتی اثاثہ ہے، یہ اسلاف کی یادگار اور ان کی آہ سحر گاہی کا ثمرہ ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس ادارے کو اپنے خون جگر سے سینچا اور سنوارا، اس کی بنیاد اخلاص پر رکھی گئی ہے، یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کے دل میں اس کے لئے ایک خاص مقام ہے۔ امارت شرعیہ سے ہر مسلمان اور بطور خاص بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے مسلمانوں کا جذباتی اور قلبی لگاو ہے، امارت شرعیہ کی حیثیت ایک دینی وشرعی ادارے کی ہے، جس کی بنیاد ہی قرآن وحدیث اور شریعت اسلامی ہے۔ یہ دیگر اداروں اور عام تنظیموں سے بالکل جدا ہے، یہی وجہ ہے کہ امارت شرعیہ کے بانیان نے اس کا جو اہم مقصد بیان کیا ہے وہ منہاج نبوت پر نظام شرعی کا قیام ہے؛ تاکہ مسلمانوں کے لیے صحیح شرعی زندگی حاصل ہو سکے۔ جب امارت شرعیہ کا مقصد نفاذ شریعت ہے تو اس ادارہ کا امیر وہی ہو سکتا ہے جس کو شریعت کا گہرا علم ہوگا، جو علم شریعت، اصول شریعت اور مزاج شریعت سے واقف ہو اور ایسا شخص وہی ہوسکتا ہے جو ایک مستند، ماہر اور تجربہ کار عالم دین ہوگا۔ اور چونکہ جناب احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کے اندر یہ صفات نہیں ہیں اس لیے وہ امیر شریعت بننے کے اہل نہیں ہو سکتے۔ ارباب حل وعقد کے اجلاس میں موجودہ صورت حال میں امت مسلمہ کو جو مسائل درپیش ہیں ان پر بھی اظہار خیال ہوا مثلاً وقف ترمیمی قانون 2025، اتحاد امت، فروغ تعلیم، فروغ اردو زبان اور اصلاح معاشرہ کے مختلف اہم پہلوؤں پر گفتگو ہوئی اور مندرجہ ذیل اہم تجاویز منظور ہوئیں۔ جن میں فروغ تعلیم، وقف ترمیمی ایکٹ، فروغ اردو زبان، اتحاد امت جیسے موضوعات پر بھی تجاویز منظور ہوئیں۔

ارباب حل وعقد امارت شرعیہ کے اس میں اجلاس بورڈ آف ٹرسٹیز امارت شرعیہ کے 20 مارچ 2025 کے فیصلہ کی توثیق کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ چونکہ جناب احمد ولی فیصل رحمانی صاحب امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ٹرسٹ کے ضوابط اور دستور امارت شرعیہ کے مطابق اپنی غیر ملکی وطنیت، مستند عالم باعمل نہ ہونے، اپنے گمراہ کن عقائد اور ٹرسٹ کے ضوابط کی خلاف ورزی کی بنیاد پر امیر شریعت کے عہدہ کے اہل نہیں ہیں اس لیے بورڈ آف ٹرسٹیز کے ذریعہ ان کی معزولی کی تائید وتوثیق کرتے ہوئے ہم ارباب حل وعقد امارت شرعیہ احمد ولی فیصل رحمانی صاحب کی معزولی کا اعلان کرتے ہیں۔ اور ان سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ جلد از جلد امارت شرعیہ کو خالی کریں، اس کی املاک، دستاویزات، رسیدات، لیٹر پیڈ اور بیت المال کا استعمال کرنا فوراً بند کریں اور امت میں اختلاف وانتشار پیدا نہ کریں۔ ارباب حل وعقد کا یہ اجلاس بورڈ آف ٹرسٹیز کے ذریعہ حضرت مولانا انیس الرحمن قاسمی صاحب کو امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ پھلواری شریف، پٹنہ کا امیر شریعت منتخب کرنے کی تائید وتوثیق کرتا ہے اور ان کی سمع وطاعت کی بیعت کا اعلان کرتے ہیں۔ اس اجلاس میں خاص طور پر امارت شرعیہ کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے ادارہ کے تحفظ کی فکر کی گئی، اجلاس میں مقررین واراکین نے دستور امارت میں درج اوصاف امیر اور عزل امیر پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ چونکہ جناب احمد ولی فیصل رحمانی صاحب غیر ملکی شہریت رکھتے ہیں اور عالم دین بھی نہیں ہیں، جس وجہ سے امارت کے وجود کو خطرہ لاحق ہے، اسی سبب آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے بھی انہیں تمام عہدوں سے ہٹا دیا ہے، اس لئے امارت کے تحفظ کے لیے ضروری ہے کہ جناب فیصل رحمانی صاحب کو معطل و معزول کیا جائے، بورڈ آف ٹرسٹیز اپنے اکثریتی فیصلے میں انہیں معطل کر چکا ہے، اس پر مہر لگاتے ہوئے ارباب حل وعقد فیصل رحمانی صاحب کی معطلی ومعزولی کی توثیق کی جاتی ہے، مجلس ارباب حل وعقد نے اس پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فیصل رحمانی صاحب کے عالم نہ ہونے کی وجہ سے ان کے افکار وبیانات گمراہ کن اور شریعت مخالف ہیں۔

منشیات کی روک تھام کیلئے اہم اقدام اور بھائی چارہ قائم کرنے عزم

ممبئی (اسٹاف رپورٹر): انٹاپ ہل علاقہ میں نوجوانوں کو نشہ کی لعنت سے بچانے کیلئے نئے سینئر کیشو کمار کاسرے نے علاقہ کے اہم شہریوں کی میٹنگ طلب کی اور کہا کہ انٹاپ ہل، شیخ مصری، بھرنی ناکہ، سی جی ایس کالونی، مہاڈا کالونی جیسے اہم علاقوں میں بھائی چارہ قائم کرنے اور منشیات کی روک تھام کے لیے ہر ممکن اقدامات کریں گے۔ انہوں نے انٹاپ ہل پولیس اسٹیشن میں تقرری کے بعد محلہ اور امن کمیٹی کی میٹنگ میں شریک شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وکھرولی سے یہاں تبادلہ پر لوگوں نے کہا کہ انٹاپ ہل جرائم اور نشہ کے لیے بدنام ہے۔ اس لیے ہم نے اپنے افسروں کے ساتھ مل کر فیصلہ کیا ہے کہ علاقے میں ٹریفک، ہاکرس اور دیگر مسائل سے زیادہ نوجوانوں میں نشہ کی کے سنگین مسئلہ ہے اور اسے علاقے جڑ سے کھڑا پھینکنا ہے۔ سینئر انسپکٹر کیشو کمار کاسرے کے ساتھ ساتھ انسپکٹر ارچنا پاٹل اور سمیر کمبالے نے بھی خیالات کا اظہار کیا۔ اس میٹنگ میں دوستی ایکر کے راہل جی، سینئر صحافی جاوید جمال الدین، سوشل ورکر شبیر سید، مخلص شیخ، رمضان شیخ اور نے مذکورہ علاقے کے اہم مسائل کو پیش کیا، منشیات کی لعنت کے ساتھ ٹریفک، پارکنگ اور فٹ پاتھ ہاکرس ہی وجہ سے پیدل چلنا بھی دشوار کن ہے۔ اس موقع پر جلد از جلد اقدام کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی۔

"لوہیا نامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جوابدہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کر لیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیا نامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیا نامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج، لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

نوجوانوں کیلئے نوکری بی جے پی حکومت کے ایجنڈے میں نہیں ہے: اکھلیش

ریاستی حکومت کے 1,93,000 اساتذہ کی بھرتیوں کے جھوٹے اشتہار سے پیدا ہونے والا غم و غصہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی شکست کا سیاسی حساب ہے

لکھنؤ (ایجنسی): سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ نوجوانوں کیلئے نوکریاں اور روزگار بی جے پی حکومت کے ایجنڈے میں نہیں ہے۔ جس طرح ملازمتوں سے متعلق پوسٹوں کو حذف کیا گیا ہے، اسی طرح اتر پردیش سے بھی نوکریوں کو حذف کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کے 1,93,000 اساتذہ کی بھرتیوں کے جھوٹے اشتہار سے پیدا ہونے والا غم وغصہ 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کی شکست کا سیاسی حساب ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر فرض کریں کہ ایک عہدے کے لیے کم از کم 75 امیدوار تھے تو یہ تعداد 1,44,75,000 ہوگی اور اگر صرف ایک امیدوار کے سرپرست کو شامل کیا جائے تو مجموعی طور پر 3 افراد متاثر ہوں گے، یعنی یہ تعداد 4,34,25,000 ہوگی۔

یہ سبھی بالغ ہوں گے، اس لیے فرض کریں کہ وہ 4,34,25,000 ووٹر ہیں، اگر ہم ان کو یوپی کی 403 اسمبلی سیٹوں سے تقسیم کریں تو یہ تعداد فی سیٹ 1,08,000 ووٹوں کے قریب آجائے گی۔ اور اگر ہم ان میں سے نصف کو بھی بی جے پی کے ووٹر مان لیں، چونکہ بی جے پی 50 فیصد ووٹروں کی بات کر رہی ہے، تو تقریباً 1,08,000 میں سے نصف کا مطلب ہے کہ بی جے پی کو ہر سیٹ پر 54,000 ووٹوں سے محروم ہونا یقینی ہے۔ بی جے پی 2027 کے اسمبلی انتخابات میں دس سیٹوں تک محدود رہے گی۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ پولیس بھرتی کے معاملے میں بھرتی کا یہ ریاضی اتر پردیش میں بی جے پی کو تقریباً نصف سیٹوں سے محروم کرنے میں بھی کامیاب رہا ہے، اب ہر کوئی ایسے اعداد وشمار کو سنجیدگی سے لے رہا ہے۔ اب یہ ذہنی دباؤ کی بجائے سیاسی سچائی کا پیکر بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ہی یہ اعداد وشمار شائع ہوں گے اور اسمبلی انتخابات میں حصہ لینے والے بی جے پی امیدواروں تک پہنچیں گے، ان کی سیاسی ریاضت ٹوٹ جائے گی اور اسی طرح ان کا ایم ایل اے بننے کا خواب بھی ختم ہو جائے گا۔ اس سے بی جے پی میں ایک طرح کی بھگدڑ مچ جائے گی۔ ایسے میں بی جے پی کو نہ صرف ووٹروں کو حاصل کرنے میں بلکہ امیدواروں کو حاصل کرنے میں بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ریاست کے عوام بی جے پی حکومت کے خلاف پوری طرح ناراض ہیں۔ عوام 2027 کے انتخابات میں بی جے پی کو بری طرح شکست دینے اور ہٹانے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ویسے بھی کسانوں اور مزدوروں کی بے روزگاری، نوجوانوں کی بے روزگاری، خوراک، دوائی، تعلیم، ڈیزل۔پٹرول اور ہر چیز کی مہنگائی، خواتین کی توہین اور عدم تحفظ، ہر کام میں بدعنوانی، پی ڈی اے کے خلاف ہراسانی اور مظالم، بی جے پی کے اقتدار میں ذات پات کا تعصب، بی جے پی کے افسران پر ذاتی حملے، خاندانوں کو بچانے کی سازشیں، کمیشن پر حملہ، خاندانوں کو بچانے کی سازشیں ہیں۔ ایماندار افسران، دانشوروں اور صحافیوں کے خلاف ایف آئی آر اور گرفتاریاں، اپوزیشن کے خلاف جھوٹے مقدمے، فرضی انکاؤنٹر کا خوف، مرکزی ایجنسیوں کا غلط استعمال، پولیس کی بدعنوانی، اساتذہ کو نظر انداز کرنا، شکشامتر، آشا، آنگن واڑی، سہایکا، چوتھے درجے کے ملازمین، قانون کو توڑنے اور مروڑنے کی پالیسی، ارب پتیوں اور چھوٹے تاجروں، سابق تاجروں اور تاجروں کے مفادات کے لیے۔ جی ایس ٹی کے نام پر فیکٹری مالکان، کام کی زندگی کے توازن میں خلل ڈال کر ملازمین کا استحصال، ڈیلیوری کرنے والے افراد، ڈرائیوروں یا غیر محفوظ علاقوں میں عارضی کام کرنے والے افراد کو کوئی سماجی تحفظ نہ دینا، انشورنس پر ٹیکس لگانا، عوامی بچت پر ملنے والے سود میں کمی اور اس پر بھی ٹیکس۔ بھتہ خوری، فنکاروں کے اظہار خیال پر خوف کی تلوار، اسکولوں، اسپتالوں، سڑکوں، پانی اور بجلی کی سپلائی اور مسلسل بڑھتے بلوں کی ابتر حالت جیسے بہت سے مسائل ہیں، جس سے لوگوں میں بی جے پی کے خلاف غصہ ابل پڑا ہے۔ اتر پردیش میں لوک سبھا کی شکست کے بعد بی جے پی کا پورا سیاسی مساوات اور اس کا فرقہ وارانہ سیاست کا فارمولا ناکام ہو گیا ہے۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ترقی کے نام پر بی جے پی حکومت نے اب تک صرف سماج وادی حکومت کے کاموں کا افتتاح کیا ہے۔ ایسے میں بی جے پی کے مستقبل کے امیدواروں میں ایک مخمصہ ہے کہ وہ عوام کے سامنے کیسے جائیں؟ بی جے پی نے اتر پردیش میں 2027 کے انتخابات میں اپنی شکست تسلیم کر لی ہے۔ جانے سے پہلے وہ ہر ٹھیکے اور کام سے پیسے جمع کرنے میں مصروف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اتر پردیش تاریخی بڑے پیمانے پر کرپشن کے دور سے گزر رہا ہے۔ سماجی انصاف کی حکمرانی کے قیام کے عظیم مقصد کے ساتھ مساوی، ہم آہنگی اور مثبت PDA سیاست کا دور آچکا ہے، بی جے پی کی کمزور، تفرقہ انگیز، تفرقہ انگیز سیاست کے خلاف، جو سماج کو سماجی ناانصافی، بدعنوانی اور فرقہ پرستی پر مبنی ایک دوسرے کے خلاف کھڑا کرتی ہے۔ 90 فیصد مصیبت زدہ لوگ جاگ چکے ہیں اور اپنی PDA کی حکومت بنانے کے لیے پرعزم اور پرعزم ہیں۔ اب تمام متاثرین مل کر اپنا جواب دیں گے، ہم 2027 میں پی ڈی اے کی حکومت بنائیں گے، پی ڈی اے کا مستقبل ہے۔

مدارس پر حملہ ہماری زندگی کا مسئلہ: مولانا مدنی

لکھنؤ/کانپور (پریس ریلیز)

جب تک قانونی داؤ پیچ کے ذریعہ ہمارے مدارس کو نشانہ بنایا جاتا رہے گا ہم اس کا قانونی طریقے سے مقابلہ کرتے رہیں گے۔ جب کوئی بھی حکومت دشمنی پر آمادہ ہو جائے گی تو یہ ہمارے کے لئے زندگی وموت کا مسئلہ ہو جائے گا۔ ہم نے کبھی غلامی کو کبھی قبول نہیں کیا اور نہ کبھی قبول کریں گے۔ ہم ہر طرح کی قربانی پیش کرنے سے پیچھے نہیں ہٹیں گے اور ہمارے بعد یہ قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ موجودہ حالات میں گھبرانے کی بات نہیں ہے۔ اکابر نے اس سے کہیں زیادہ سنگین حالات میں دین کا کام کیا ہے۔ ہمیں جہاں بھی اور جس طریقے سے بھی ممکن ہوگا ہم دین کا کام کرتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا سید محمود اسعد مدنی نے جامعہ محمودیہ اشرف العلوم جاجمؤ میں منعقدہ تحفظ مدارس کنونشن کے کلیدی خطاب میں کیا۔

مولانا متین الحق اسامہ قاسمیؒ کے جانشین مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نائب صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش کی نگرانی میں موجودہ حالات میں مدارس کے تحفظ کے لئے دوروزہ پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس کے آخری اجلاس میں مولانا سید محمود اسعد مدنی نے کہا کہ موجودہ وقت میں ہمیں لگتا ہے کہ بہت مشکل دور چل رہا ہے لیکن جب ہم پچھلی صدیوں کی تاریخ میں جھانکتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ غرناطہ کا سقوط ہو رہا تھا اور ایک مضبوط سلطنت عثمانیہ معرض وجود میں آرہی تھی۔ اسی طرح شیخ الہندؒ کے زمانے میں دنیا میں جو حالات تھے وہ اس سے کہیں زیادہ سنگین تھے۔ اکابر نے ان حالات میں کام کیا ہے۔ ہمیں مایوس ہونے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ برادران وطن کا ایک بڑا طبقہ ہے جو ہمارے اور شدت پسندوں کے درمیان میں ہے۔ ان کی تعداد بڑی ہے ہمارے لئے یہ سوچنے کی بات ہے کہ ہم ان کے لئے چیلنج ہیں یا سرمایہ ہیں۔

مولانا نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ ہمارے اپنے اختیار کے ضروری کام کر لینا چاہئے۔ ایسے انتظامات کرنے سے پریشان کرنے کے بہانے کم ہو جائیں گے۔ اگر کوئی حکومت کھلے طور پر دشمنی پر آمادہ ہو جائے گی تو یہ ہمارے کے لئے زندگی وموت کا سوال ہوگا۔ ملک کے دستور کی پاسداری اور اس کے ذریعہ دئے گئے حقوق کے حصول کے لئے ہم ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نہ کبھی غلام تھے اور نہ کبھی غلام بنیں گے۔ ہمارے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

مولانا نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ہمیں ان مدارس کی نشاندہی کرنی چاہئے جو نام نہاد اور نقلی ہیں۔ اس کے چکر میں اصلی مدارس کو نقصان پہنچے گا۔ ذریعہ معاش مدارس کو بنانے کی بجائے تجارت کر کے حلال رزق کمائیں۔ غزہ کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ وہاں پر معصوم بچوں و عورتوں کا خون بہایا جا رہا ہے۔ فلسطینیوں کی قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی۔ دنیا بچوں و بے قصور مسلمانوں پر ظلم وستم ہوتے دیکھ رہی ہے۔ خطہ عرب کے حکمراں سے فنڈنگ کے نام پر وصولی ہو رہی ہے۔

مولانا نے کہا کہ اتحاد، جہد مسلسل اور جے رہنے کو اپنا اصول بنا کر عمل پیرا ہوں تو موجودہ حالات کا مقابلہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ ہمیں ہر حال میں دینی تعلیم کے لئے کام کرنا ہے۔ گھروں میں، مسجدوں میں، کھیتوں میں اسکولوں میں جہاں بھی موقع ملے گا ہم دین کا کام کرتے رہیں گے اور مسلمانوں کی نسل کو مرتد ہونے سے بچانے کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

اس سے قبل جلسہ کے منتظم مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے اپنے والد محترم کے زمانے سے لے کر اب تک جتنے بھی کام ہوئے اس پر مختلف روشنی ڈالتے ہوئے کہا حکومت کی طرف سے جاری کی گئی بہت سی گائیڈ لائنیں ہمارے لئے بھی بہت مفید ہیں اس پر توجہ دے کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہاسٹل و مطبخ کی صفائی ستھرائی اسی طرح سے فائر سسٹم وغیرہ کا انتظام ہنگامی حالات میں تحفظ کے لئے بھی بہت ضروری ہے۔ اپنے ادارے کے کاغذات وغیرہ درست رکھیں اور سوسائٹی کا رجسٹریشن کرا کر اس کے تحت ادارے چلائیں اور داخلی امور کے درست رکھیں۔ بچوں کے سرپرستوں کے آدھار کارڈ اور علاقے کے سربراہوں کے تصدیق نامے جیسے کاغذات داخلے کے وقت ضرور جمع کرائیں تا کہ وقت ضرورت کام آئے۔

آخر میں مولانا حکیم الدین قاسمی ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے ظاہری و باطنی تیاریوں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ظاہری تیاریاں تو ہم کر رہے ہیں لیکن ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہئے۔ اپنے اعمال درست رکھنے کے ساتھ ساتھ سنتوں کی پابندی کو وطیرہ بنانا چاہئے۔ آج کل اکابر کی کردار کشی کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ بہت سے اعمال ہیں جسے درست رکھنے کی ضرورت ہے۔ چیچنیا و بوسنیا میں جو حالات تھے اس کو بیان کرنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے دیگر گوں حالات میں لوگوں نے دین کا کام کیا۔ مولانا مفتی محمد ظفر قاسمی نے نظامت کے دوران کنونشن کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت علماء ہر سطح پر ہر وقت بلاتفریق مسلک مدارس کے تحفظ کے لیے کھڑی ہے اس کے علاوہ مفتی اقبال احمد قاسمی مفتی عبدالرشید قاسمی مولانا طارق شمسی اٹاوہ، مولانا عبدالحئی مفتاحی مئو، حافظ عبیداللہ بنارس وغیرہ نے بھی اظہار خیال کیا اضلاع سے تشریف لائے ذمہ داران اپنے اپنے علاقوں کے احوال بیان کئے اور حکومت کی طرف سے مدارس پر کی جا رہی کارروائی کے بارے میں بتایا۔ اس کے قبل پہلے دن جمعیۃ علماء کانپور کے دفتر رجبی روڈ میں وسطی زون کے اضلاع کے ذمہ داران کی میٹنگ ہوئی۔ اس میں مختلف کمیٹیوں اور کلسٹرس بنا کر ان کے کنویز متعین کئے گئے تا کہ ہر جگہ رہنمائی کرنے والے موجود رہیں۔ بلاتفریق مسلک و مشرب تمام مدارس کے لئے کام کرنے کا عزم کیا گیا اور مقامی انتظامیہ، پولیس حکام اور قانونی ماہرین سے مسلسل رابطہ برقرار رکھنے پر زور دیا گیا۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں مدارسہ کے ذمہ داران وعلماء کرام نے شرکت کی۔

پرنسپل سکریٹری، لیبر، ایم کے سندرم کی صدارت میں ایک میٹنگ

لکھنؤ (ایجنسی):

پرنسپل سکریٹری، لیبر، ایم کے سندرم کی صدارت میں ایک میٹنگ 2027 تک اتر پردیش کو چائلڈ لیبر سے پاک بنانے کے مقصد کے ساتھ محکمہ محنت کے ذریعہ تیار کردہ ریاستی ایکشن پلان کے بارے میں فیصلہ کیا گیا کہ 2027 تک ریاست کو چائلڈ لیبر سے پاک بنانے کا ہدف مختلف محکموں کے تال میل اور تعاون سے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ چائلڈ لیبر کے خلاف عالمی دن کے موقع پر 12 جون کو لکھنؤ میں ایک پروگرام منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا تا کہ چائلڈ لیبر کے خاتمے اور بحالی میں مختلف محکموں کے کردار کے بارے میں بڑے پیمانے پر بیداری پیدا کی جا سکے، جس میں وزیر اعلیٰ کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے۔

میٹنگ میں لیبر کمشنر مارکنڈے شاہی نے ریاست میں چائلڈ لیبر کی صورتحال اور مختلف محکموں کے رول کے بارے میں بھی تفصیلات بتائیں۔ مسٹر شاہی نے بتایا کہ موجودہ حکومت کا عزم ہے کہ وہ اتر پردیش کو سال 2027 تک چائلڈ لیبر سے پاک کرے، اس میں محکمہ محنت کے ساتھ ساتھ تعلیم، خواتین اور بچوں کی ترقی، پنچایتی راج، ہوم، صحت، سماجی بہبود، دیہی ترقی، شہری ترقی اور پیشہ ورانہ تعلیم کا اہم رول ہے۔ اپنے پریزنٹیشن میں انہوں نے کہا کہ ایسے بچے اسکولوں میں داخل ہوتے ہیں لیکن اسکول نہیں آتے۔ وہ ممکنہ چائلڈ لیبر کے زمرے میں آتے ہیں۔ اور انہیں اسکول میں رکھنا ایک بڑا چیلنج ہے۔ محکمہ خواتین بہبود کی سکریٹری محترمہ بی چندر کلا نے محکمہ بہبود خواتین کی چائلڈ سروس اسکیم، اسپانسرشپ اسکیم اور چائلڈ ہیلپ لائن کے بارے میں اطلاع دی۔ اجلاس میں یہ بھی بتایا گیا کہ 2011 کی مردم شماری کے بعد چائلڈ لیبر سے متعلق ڈیٹا کی عدم دستیابی کی وجہ سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کے پروگرام پر عمل درآمد میں مشکلات کا سامنا ہے۔ اس سلسلے میں میٹنگ میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پنچایت سطح پر چائلڈ لیبر اور کام کرنے والے بچوں کی شناخت کے لیے پنچایتی راج ڈپارٹمنٹ کے ذریعے کام کرنے والے بچوں کا ڈیٹا اکٹھا کیا جائے گا اور محکمہ لیبر اور ایجوکیشن کے ساتھ شیئر کیا جائے گا۔ نیا سویرا اسکیم پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے، یونیسیف کے افسر، سید منصور قادری نے تجویز پیش کی کہ اس کی کوالٹیٹیو جانچ کے بعد نیا سویرا کو دوبارہ نافذ کرنے کے لیے غور کیا جا سکتا ہے۔ میٹنگ میں پرنسپل سکریٹری لیبر ایم کے۔ سندرم نے کہا کہ تمام اضلاع میں جلد ہی ڈسٹرکٹ ٹاسک فورس تشکیل دی جانی چاہئے اور محکمہ پنچایت کی مدد سے گاؤں کی سطح پر ڈیٹا اکٹھا کر کے محکمہ لیبر کے ساتھ شیئر کیا جانا چاہئے۔ جلد ہی یونیسیف کے تعاون سے مختلف محکموں کی تمام اسکیموں کو مرتب کر کے ایک کتابچہ تیار کیا جائے گا جس کے ذریعے بچہ مزدور اور ان کے اہل خانہ مستفید ہو سکتے ہیں۔ جناب سندرم نے چائلڈ لیبر سے متعلق پروگراموں میں مزدور تنظیموں کے ساتھ ساتھ غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر لیبر کمشنر مارکنڈے شاہی، خواتین کی بہبود کی سکریٹری بی چندر کلا، یونیسیف کے تحفظ اطفال کے ماہر منصور قادری، محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر گنیش کمار، اسپیشل سکریٹری اودھیش کمار تیواری، ڈپٹی لیبر کمشنر راکیش دویدی، پنکج رانا، اسٹیٹ کوآرڈینیٹر سید رضوان علی اور تمام متعلقہ محکموں کے افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

پرنسپل سیکرٹری ڈاکٹر ہریوم نے مڈ کیریئر ٹریننگ کے تحت دورے پر آئے آئی ایف ایس افسران سے ملاقات کی

لکھنؤ (پریس ریلیز) ڈاکٹر ہریوم، پرنسپل سکریٹری، محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی اور انٹرپرینیورشپ نے آج انڈین فارسٹ سروس (IFS) کے 8 افسران سے ملاقات کی جو مشن ہیڈ کوارٹر میں مڈ کیریئر ٹریننگ پروگرام کے تحت اتر پردیش کے دورے پر تھے۔ دورے پر آئے افسران کو مختلف ہنرمندی کے فروغ کے پروگراموں اور ریاستی ہنرمندی کے فروغ کے مشن کے تحت چلائے جا رہی اسکیموں کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی گئی۔ اس موقع پر محکمہ کے خصوصی سکریٹری مسٹر ابھیشیک سنگھ اور مشن کے عہدیداروں کے ذریعہ ایک پریزنٹیشن کے ذریعہ، ہنرمندی کی ترقی، اختراعات اور اتر پردیش میں نوجوانوں کو بااختیار بنانے کے لئے کئے جا رہے اقدامات کو شیئر کیا گیا۔ پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم اور اسپیشل سکریٹری ابھیشیک سنگھ نے آئی ایف ایس افسران کے ساتھ مستقبل کی حکمت عملیوں اور ہنرمندی کی تربیت کو ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کے اہداف سے جوڑنے کے لیے ممکنہ تال میل کے مواقع پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے اختتام پر، پرنسپل سکریٹری نے تمام IFS افسران کو مشن سے متعلق مفید لٹریچر اور پبلسٹی مواد پیش کیا۔ اس موقع پر مشن جوائنٹ ڈائریکٹر مینک گنگوار، انویسٹ یوپی کے جنرل منیجر راجیو دکشت اور محکمہ کے دیگر سینئر افسران بھی موجود تھے۔

آگ کا قہر: یوپی کے بدایوں میں 100 جھونپڑیاں جل کر خاک، فیکٹری میں آتشزدگی سے لاکھوں روپے کا نقصان

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے بدایوں میں ظریف نگر اور اُجھانی علاقے میں بدھ کی رات شدید آتشزدگی نے قہر برپا کر دیا۔ کئی گھر اس کی زد میں آ گئے۔ سون بُڑی گاؤں میں رات قریب 8 بجے نامعلوم وجوہات سے آگ لگ گئی۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا جب آندھی چل رہی تھی۔ اس سے آگ نے کچھ ہی لمحوں میں خوفناک شکل اختیار کر لی۔ اس دوران گاؤں میں 100 سے زیادہ جھونپڑیاں جل کر خاک ہو گئیں۔ ظریف نگر تھانہ علاقہ کے گاؤں سون بُڑی میں لگی آگ سے مکان اور اس میں رکھے گھریلو سامان جل کر راکھ ہو گئے۔ پولیس اور فائر بریگیڈ کی ٹیم موقع پر پہنچی۔ دیر رات تک آگ کو بجھانے کا کام جاری رہا۔ دیہی لوگوں کے مطابق گاؤں میں کئی دنوں سے بھونسے کا ڈھیر جمع تھا۔ چار دنوں سے آگ سلگ رہی تھی۔ کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ بدھ کی رات آئی آندھی کی وجہ سے بھونسے اور کنڈے کے ڈھیر میں آگ لگ گئی۔ رفتہ رفتہ یہ آگ پورے گاؤں کے 100 گھروں میں پھیل گئی۔ حادثے کی وجہ سے دیہی لوگوں کو کافی مالی نقصان ہوا ہے۔ دوسری طرف اُجھانی تحصیل حلقہ کی ایک مینتھا فیکٹری میں بھی بدھ کی دیر رات اچانک آگ لگ گئی۔ آگ کے شعلے آسمان پر غبارے کی طرح نظر آئے۔ آگ اتنی شدید تھی کہ فیکٹری کے اندر گیس سلنڈر پھٹنے لگے۔ دیر رات تک ایک کے بعد ایک کئی دھماکے ہوئے۔ حالانکہ خبر لکھے جانے تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ پولیس نے احتیاطاً فیکٹری کے پاس ایک گاؤں کو خالی کرا دیا۔ اطلاع ملنے پر ڈی ایم اور ایس ایس پی اور فائر بریگیڈ کی کئی گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ یہ مینتھا پلانٹ منوج گوئل کا بتایا جاتا ہے۔ یہاں مینتھا تیل کا دانا بنانے کا کام چلتا ہے۔ مینتھا تیل اور ہوا چلنے کی وجہ سے بڑا حادثہ ہوا۔ اس سے وائلر اور سلنڈر یکے بعد دیگرے دھماکہ کر گئے۔ مزدوروں نے فوراً وہاں سے بھاگ کر اپنی جان بچائی۔ اس حادثہ میں لاکھوں روپے کے نقصان کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔

گائے ہمارے عقیدے اور ثقافت کا اٹوٹ حصہ ہے: شیام بہاری

لکھنؤ (ایجنسی): اتر پردیش کے مویشی پروری اور دودھ ترقیات کے وزیر جناب دھرم پال کی صدارت میں آج یہاں ودھان بھون واقع ان دفتر میں گائے تحفظ اور گائے پناہ گاہوں کا معائنہ کرنے اور مختلف اضلاع کے گائے خدمت کمیشن کے دورے کے دوران انہیں خود انحصار بنانے کے سلسلے میں ایک میٹنگ بلائی گئی۔ میٹنگ میں کمیشن کی طرف سے تمام اضلاع میں مختلف بڑے گائے کے تحفظ کے مراکز، عارضی گائے کی پناہ گاہوں، کنہا گاؤشالا اور رجسٹرڈ گائے پناہ گاہوں کے افسران اور اہلکاروں کے دورہ اور معائنہ کے بارے میں تفصیلی معلومات اور تجاویز پیش کی گئیں۔ میٹنگ میں وزیر موصوف نے گائے خدمت کمیشن کے افسران سے اپنی توقعات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ گورکھپور ڈویژن، ایودھیا ڈویژن، وارانسی ڈویژن، لکھنؤ ڈویژن، جھانسی ڈویژن، بریلی ڈویژن، آگرہ ڈویژن اور چترکوٹ کے ڈویژنل ہیڈ کوارٹر سے ایک ایک گائے کو خود ساختہ بنایا جانا چاہئے۔ اس کے لیے خواتین کے سیلف ہیلپ گروپس اور این جی اوز کی مدد لی جائے۔ گائے کے گوبر کی چھڑی بنانے کے لیے کاؤڈنگ مشین کا انتظام کیا جائے۔ گائے کے گوبر سے کمپریسڈ بائیو گیس اور پائپ لائن بائیو گیس تیار کی جائے۔ گائے سے تیار کردہ مصنوعات کی مانگ کو مقامی سطح پر فروغ دیا جانا چاہیے۔ مسٹر سنگھ نے کہا کہ چترکوٹ، ایودھیا، گورکھناتھ پیٹھ، برج بھومی وغیرہ جیسے سیاحتی اور یاتری مقامات پر گائے سے بنی مصنوعات کی فروخت کے انتظامات کیے جائیں۔ عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گائے پناہ گاہوں کے معائنہ کے دوران کمیشن کے ذریعہ جو بھی کوتاہیاں پائی جاتی ہیں، انہیں جلد از جلد دور کیا جائے۔ ریاست کے تمام گاؤ شیلٹروں میں گائے کے گوبر اور گائے کے پیشاب کو جمع کر کے ان کا استعمال کرتے ہوئے، پنچگاویہ مصنوعات جیسے صابن، اگربتی، دھوپ بتی، گائے کے گوبر کیک، اور دیگر دوائیں تیار کی جائیں تاکہ گائے کی پناہ گاہیں خود انحصار بن سکیں۔ میٹنگ میں کمیشن کے چیئرمین جناب شیام بہاری گپتا نے کہا کہ گائے نہ صرف عقیدے کا معاملہ ہے بلکہ ہماری ثقافت کا ایک لازمی حصہ ہے۔

لکھنؤ یونیورسٹی میں بی بی اے کی منظوری

لکھنؤ (پریس ریلیز): 22 مئی کو لکھنؤ یونیورسٹی کے انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز کے نئے کیمپس میں منعقدہ گورننگ بورڈ کی میٹنگ میں بی بی اے (بزنس اینالیٹکس) کورس کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ میں گورننگ بورڈ کے چیئرمین اور وائس چانسلر پروفیسر آلوک کمار رائے کی صدارت میں اہم تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس اہم میٹنگ میں گورننگ بورڈ کے ممبران ڈاکٹر سندیپ گوئل، محترمہ وتیکا وکرانت دیوراس، پروفیسر پی کے سنگھ، ڈائریکٹر، آئی آئی ایم ترو چیراپلی؛ اور یونیورسٹی کے ڈین فیکلٹی آف آرٹس، ڈین فیکلٹی آف کامرس، رجسٹرار، فنانس آفیسر اور کنٹرولر امتحانات موجود تھے۔

ریاست کے لوگوں کو خراب موسم اور حالات میں بھی بجلی کی بہتر فراہمی ملنی چاہیے: اے کے شرما

لکھنؤ (ایجنسی):

اتر پردیش کے شہری ترقیات اور توانائی کے وزیر جناب اے کے۔ شرما نے محکمہ توانائی کے افسران اور اہلکاروں کو ہدایت دی ہے کہ ریاست کے بعض علاقوں میں طوفان، بارش اور آسمانی بجلی گرنے اور درخت گرنے سے جہاں کہیں بھی بجلی کا نظام اور سپلائی متاثر ہوئی ہے، وہ جنگی بنیادوں پر کام کریں اور فوری طور پر نظام کو بہتر کریں اور سپلائی بحال کریں۔ وزیر توانائی اے کے شرما نے کہا کہ گزشتہ دو دنوں سے ریاست کے کچھ حصوں میں طوفان اور بارش کی وجہ سے بجلی کی سپلائی متاثر ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے صارفین کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جہاں کہیں بھی حالات کی وجہ سے ایسے مسائل پیدا ہوئے ہیں وہاں بجلی کی فراہمی سے متعلق کام کی مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے۔ آج 22 مئی کی رات مسلسل کوششیں کی گئیں اور بجلی کی فراہمی اور نظام کو درست کرنے کے لیے رات بھر حکام سے رابطہ کیا گیا اور انہیں ضروری ہدایات دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے نظام کو ٹھیک کرنے اور سپلائی کی بحالی کے لیے محکمہ بجلی کے افسران اور ملازمین رات کے اندھیرے میں بھی فیلڈ میں جا کر ٹارچ کی روشنی میں مسلسل کام کر رہے ہیں۔ پشچیم آنچل ودیوت وترن نگم لمیٹڈ کی ایم ڈی ایشا دوہان نے رات کے اندھیرے میں علاقوں کا دورہ کیا اور بجلی کے نظام کو درست کیا۔ تمام کارکنوں کو الرٹ اور چوکس رہنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 21 مئی کو شدید طوفان کی وجہ سے میرٹھ اور ہاپوڑ کے جاگرتی وہار میں 220 کے وی کے دو ٹاور نمبر 85 اور 86 ٹوٹ گئے اور گر گئے۔ ان علاقوں میں 765 میٹر کے متبادل ذرائع سے بجلی کی فراہمی برقرار رکھی گئی ہے۔ جلد ہی ان ٹاوروں کی مرمت کے بعد بجلی کی فراہمی شروع کر دی جائے گی۔ اسی طرح طوفان کی وجہ سے 220 kV کے دو ٹاور نمبر 06 اور 07 کو بھی نقصان پہنچا۔ ان علاقوں کو بجلی کی سپلائی 220 کے وی امروہہ کے متبادل ذریعہ سے چلائی جا رہی ہے۔ وزیر توانائی نے کہا کہ خراب موسم اور حالات میں بھی ریاست کے لوگوں کو بجلی کی بہتر فراہمی کی جانی چاہئے۔ اس کے لیے تمام اہلکار پوری لگن کے ساتھ مصروف عمل ہیں۔ انہوں نے صارفین سے بھی اپیل کی ہے کہ وہ ایسے حالات میں تعاون کریں اور صبر وتحمل سے کام لیں۔ انہوں نے کہا کہ 21 مئی کی صبح تیز آندھی، سمندری طوفان اور موسلا دھار بارش کی وجہ سے لکھیم پور کھیری اور سیتاپور اضلاع کے کچھ علاقوں میں درخت گر گئے، جس کی وجہ سے کھمبے اور لائنیں ٹوٹ گئیں اور بجلی کی فراہمی متاثر ہوئی۔ محکمہ بجلی کے افسران اور ملازمین نے مسلسل کام کیا اور تمام بجلی گھروں کی سپلائی کو درست کیا۔ لیکن کل شام سے ہی طوفان کی وجہ سے ریاست کے کئی حصوں بشمول دکشنانچل کے متھرا اور نوئیڈا، بلند شہر اور مغربی خطہ کے دیگر کئی اضلاع میں بجلی کی فراہمی میں خلل پڑا ہے۔ اس کے باوجود بجلی کارکنان اس مشکل کام کو جلد از جلد مکمل کرنے اور بجلی کی فراہمی بحال کرنے کے لیے دن رات کوشاں ہیں۔

ہندی سنستھان میں شعیب نظام کی تصنیف مونوگراف نیر مسعود کی رسم اجرا آج

لکھنؤ (پریس ریلیز): اسلوب آرگنائزیشن، کانپور کے زیر اہتمام ممتاز فکشن نگار، محقق، مترجم اور نقاد پروفیسر نیر مسعود کی ادبی زندگی و خدمات پر محمول شعیب نظام کی تصنیف ''مونوگراف نیر مسعود'' کی تقریب اجرا ۲۳؍مئی بروز جمعہ بوقت ۴؍بجے شام ہندی سنستھان کے نرالا ہال، حضرت گنج میں منعقد ہوگی۔ تقریب کی صدارت پروفیسر انیس اشفاق کریں گے جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر ڈاکٹر انیس انصاری شرکت کریں گے۔ مہمان اعزازی کے طور پر اظہر مسعود اور ڈاکٹر تمثال مسعود کی شرکت متوقع ہے۔ تقریب کی نظامت کا فریضہ پروفیسر ریشماں پروین انجام دیں گی۔ ساہتیہ اکادمی دہلی کی طرف سے شائع کردہ مونوگراف پر اظہار خیال کرنے والوں میں شاہد اختر، شکیل صدیقی، پروفیسر صبیحہ فاطمہ، پروفیسر ریشماں پروین، ڈاکٹر پروین شجاعت، ڈاکٹر ہارون رشید، محسن خاں، ثمینہ خان، رضوانہ پروین اور محسن قدوائی کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔ پروگرام کے کنوینر ظفر احمد غازی اور شاہد اختر نے اس ادبی مذاکرہ میں ارباب ادب سے شرکت کی درخواست کی ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے وکرم راؤ کی یاد میں صحافتی ادارہ کھولنے کے لئے لکھا خط

لکھنؤ (پریس ریلیز): سینئر لیڈر ڈاکٹر عمار رضوی نے سینئر صحافی اور انڈین فیڈریشن آف ورکنگ جرنلسٹ کے صدر ڈاکٹر کے وکرم راؤ کی یاد میں لکھنؤ میں جرنلزم انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ کو خط لکھا ہے۔ یوپی پریس کلب میں گزشتہ 17 مئی کو ڈاکٹر راؤ کی یاد میں منعقد خراج عقیدت نشست میں ڈاکٹر عمار ضوی نے تجویز کو اتفاق رائے سے پاس کرایا۔ جس کو اتفاق رائے سے قبول کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یوپی ورکنگ جرنلسٹ یونین کے صدر حسیب صدیقی، یوپی پریس کلب کے صدر رویندر کمار سنگھ اور یونین کی لکھنؤ اکائی کے صدر شیو شرن سنگھ نے بھی وزیر اعلیٰ کو خط لکھا ہے۔

وقف ترمیمی بل واپس لیا جائے: طالب علی

لکھنؤ (ایجنسی): آل انڈیا قومی تنظیم کے صوبائی صدر طالب علی نے وقف ترمیمی بل کو واپس لینے کی مانگ کی ہے۔ ساتھ ہی ذات مردم شماری کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا اقلیتوں کو مناسب حصہ داری، انصاف اور مذہبی اداروں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ملک کے موجودہ حالات پر خصوصی چرچہ کے لئے آل انڈیا قومی تنظیم نے 25 مئی کو نئی دہلی کے کانسٹی ٹیوشن کلب میں نیشنل کونسل کی ایک اہم نشست طلب کی ہے۔ تنظیم کے قومی صدر و رکن پارلیمنٹ اور سابق مرکزی وزیر طارق انور کی صدارت میں ہونے والے پروگرام میں ملک بھر کے کارکنوں کو بلایا گیا ہے۔ آل انڈیا قومی تنظیم کے صوبائی صدر محمد طالب علی کی نمائندگی میں صوبہ کے سبھی منڈلوں سے تقریباً 40 ممبران کو بلایا گیا ہے۔ جس میں خصوصی طور سے ڈاکٹر جیارام ورما امبیڈکر نگر، ایم جمال خان علی گڑھ، ڈاکٹر شہزاد عالم لکھنؤ، محمد ارشاد عرف گڈے نواب لکھنؤ، مولانا اکرم ندوی سدھارتھ نگر، عشرت علی خان لکھنؤ، حمام وحید جون پور، اطہر نعیم کانپور، حکیم سجاد عالم لکھنؤ، دلشاد قریشی کانپور، سراج سیفی غازی آباد، عطیع اللہ صدیقی بستی، نفیس احمد بستی، عرفان قریشی بارہ بنکی، محمد رفیع راعینی گونڈہ، تنویر فاطمہ گورکھپور، محمد مجتبیٰ سہارنپور، سنجے پال قنوج، ڈاکٹر سنجیو اگروال میرٹھ، ڈاکٹر بلقیس بانو ہردوئی، شیبہ خان عرف نسیم خان میرٹھ، حماد نگرامی، لکھنؤ، شاکر حسین ایڈوکیٹ قنوج، شاہنواز علی پارشد، وارانسی، جنید فاروقی میرٹھ، قاسم صدیقی علی گڑھ وغیرہ شامل ہیں۔